ISLAMIC CODE OF LIFE

اسلامی ضابطۂ حیات

علامہ محمد حمید القادری

انجمن تبلیغ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
گوجرانوالہ

Marfat.com

ISLAMIC CODE OF LIFE

اسلامی ضابطہ حیات

علامہ محمد حمید القادری

ناشر

المدینہ پبلی کیشنز ۲۔ یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ ۳۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

فون: ۳۲۰۶۸۲

Marfat.com

H1
111231

جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں

نام کتاب : اسلامی ضابطہ حیات

مولف : محمد حمید القادری

کمپوزنگ : المدینہ کمپوزر اردو بازار لاہور

پروف ریڈنگ : محمد یونس۔ کرامت علی صاحب

ناشر : المدینہ پبلی کیشنز

4- یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ

38- اردو بازار لاہور

فون : 7320682

تعداد : ایک ہزار

اشاعت اول : جولائی 1996ء

قیمت : [redacted] روپے

Marfat.com

عطیہ کتاب

جناب حاجی محمد منور الدین۔ گلا کٹ پیس

جناب محمد قیصر اکرم۔ فیبرکس فیصل آباد

Marfat.com

Marfat.com

انتساب

بصد احترام

والد محترم حاجی بشیر احمد صاحب
کے نام

Marfat.com

سبب تالیف

آج جس دور سے ہم گزر رہے ہیں اس کے روزمرہ میں انسان کو جن چیزوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ان کے بارے میں موثر معلومات بہت کم ملتی ہیں۔ اگر ملتی بھی ہیں تو بڑی بڑی عربی' فارسی' فقہی کتابوں میں ملتی ہیں۔ جہاں تک ہر انسان کی رسائی ممکن نہیں ہے ہر شخص اتنی موٹی کتابیں خرید سکتا ہے نہ ان کا اسلوب بیان سمجھ سکتا ہے۔ بازار میں انسانی ضروریات کی معلومات کے لئے کتابیں تو بہت ملتی ہیں مگر ان میں اتنی زیادہ وضاحت نہیں ہوتی کہ ہر قاری مسئلے کی تہ تک پہنچ کر اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکے۔

محترم حاجی محمد یونس صاحب اس دور زوال میں امت مسلمہ کے کرب کی تڑپ محسوس کرتے ہیں۔ دین مصطفیٰ ﷺ کی خاطر دن رات کوشاں رہتے ہیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ ہم امت مسلمہ کی سہولت کے لئے ایسی کتابیں لکھ کر شائع کریں جن کا تعلق روزمرہ معاملات سے ہوں۔ مثلاً نماز' روزہ' حج' زکوۃ' جنازہ' بیماریاں اور ان کا علاج' صدقات وغیرہ کے ضروری مسائل آسان زبان میں بیان کر کے عوام الناس تک پہنچائے جائیں ان کے مشورہ سے میں نے جنازہ کے بارے میں یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ محترم محمد یونس صاحب کی کوشش کو کامیاب کریں۔ اور ان کے نیک مقاصد کو پائیہ تکمیل تک پہنچائے۔ (آمین)

زیر نظر کتاب صرف جنازہ (یعنی میت کے غسل' کفن' نماز جنازہ' دفن) کے بارے میں ہے۔ جبکہ بیماریاں اور حدیث نبویؐ کی روشنی میں ان کا علاج ایک طویل موضع تھا آئندہ اڈیشن میں اسے بھی شامل کر دیا جائے گا۔

اس کتاب کی تالیف میں مندرجہ ذیل خصوصیات قابل ذکر ہیں۔

1- قرآن کی صریح آیات اور راجح احادیث سے استدلال کیا گیا ہے۔

2- مستند راویوں اور کتابوں کے نام درج کر دیئے گئے ہیں۔

3- انداز بیان عام فہم اور سادہ رکھا گیا ہے۔ تاکہ تھوڑا علم رکھنے والا بھی آسانی سے استفادہ کر سکے۔

Marfat.com

4 - اس کتاب کی بنیاد حدیث مبارکہ پر رکھی گئی ہے۔ احادیث مبارکہ کے بعد فقہائے کرام کے ارشادات کو پیش کیا گیا ہے جو کہ دین کا تقاضا ہے اور وقت کی ضرورت بھی۔

5 - اس کتاب کو فرقہ ورانہ ابحاث سے پاک رکھا گیا ہے۔

جن احباب نے کتاب کی تیاری میں مدد فرمائی

محترم المقام استاذی المکرم مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب' مولانا محمد شریف ہزاروی صاحب نے کتاب کی تیاری پر حوصلہ افزائی فرمائی اور اپنے علمی' فکری' تحقیقی فیضان سے نوازہ۔

جناب مفتی محمد ظریف القادری کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ جنہوں نے جانفشانی اور عرق ریزی سے اس کتاب کی پروف ریڈنگ کی اور اپنے تاثرات لکھ کر میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

مفتی عبدالطیف صاحب' مفتی عبدالقیوم صاحب' صاحبزادہ عبدالروف قریشی صاحب اور محمد حسین آزاد صاحب نے مسودہ کی تصحیح میں مفید مشوروں سے نوازا اور کتاب کے بارے میں تاثرات لکھ کر ہمت بڑھائی۔

قارئین اس کتاب میں اگر کوئی بہتری محسوس کریں تو احقر کے حق میں دعا کر دیں۔ اگر مضمون کے غیر مربوط ہونے یا اور کوئی کمی محسوس کریں۔ تو اس کی اصلاح کر دیں۔ میں قارئین کی اصلاح کا منتظر رہوں گا۔

ممتاز سکالر محمد حمید القادری

خادم دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ابتدائیہ

اللہ تعالی نے کائنات کو تخلیق کیا۔ آسمان' سورج' چاند' ستارے پیدا کئے' زمین کو پیدا کیا' زمین پر باغات بنائے' باغوں میں پھول' پھولوں میں رنگ' رنگ و بو میں حسن کا نکھار پیدا کیا' سرسبز شاداب کھیتیاں پیدا کیں' جہاں سے انسان کو غذا میسر آئی۔ حتی کہ اس کائنات کو ہر ممکن چیز سے سنوارہ اس کی سجاوٹ کے ساتھ ساتھ یہ اعلان بھی کر دیا۔ کہ یہ رنگین کائنات فانی ہے۔

کل من علیھا فان

اس کائنات کی ہر چیز دائمی نہیں بلکہ فنا ہونے والی ہے۔

ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

اور باقی رہے گی (یا رسول اللہ) تیرے رب کی ذات جو بزرگی اور احسان والی ہے۔ اس کے علاوہ ہر شے فانی ہے۔

جب ہر چیز کو فنا حاصل ہو تو پھر انسان اس عارضی اور فانی دنیا کو اپنا مرکز و محور (یعنی رہائش گاہ) کیوں سمجھ بیٹھا ہے حالانکہ اس انسان کو واضح کر دیا گیا ہے۔

کل نفس ذائقہ الموت

ہر ایک جاندار کو موت کا لطف اٹھانا ہے۔ موت کا ذائقہ چکھ کر عالم دنیا سے رخصت ہو کر عالم برزخ میں داخل ہونا ہے۔ تو پھر انسان اس فانی دنیا کو اپنا مستقل ٹھکانہ کیوں بنا بیٹھا ہے۔ اسے چاہئے کہ اپنی زندگی اپنے آقا و مالک کی اطاعت میں بسر کرے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے اس کی رضا کی خاطر اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے۔ تاکہ اس کا اگلہ سفر (قبر میں) کامیابی سے ہمکنار ہو۔

Marfat.com

جناب حمید القادری صاحب ایک ابھرتے ہوئے ریسرچ سکالر ہیں دنیائے علم و فن میں وارد ہونے والے اس نو آموز نوجوان نے انگلش گرائمر اور اکنامکس پر دو عدد کتب تحریر کیں ہیں۔ اور ایک عدد علمی مقالہ بھی لکھ چکے ہیں۔ مادہ پرستی کے اس دور میں مذہبی مسائل کو سائنسی استدلال کے ساتھ پیش کرنا ان کی خصوصیات میں شامل ہے زیر نظر کتاب میں انہوں نے جن مسائل کو موضوع گفتگو بنایا ہے۔ وہ سادہ اور عام فہم ہونے کے علاوہ اس دور کی انتہائی اہم ضرورت ہے امید واثق ہے کہ اس نوجوان کی مساعی جمیلہ سے امت مسلمہ میں پائے جانے والے خدشات اور اختلافات کے علاوہ مذہبی ناخواندگی میں خاطر خواہ کمی واقع ہوگی۔

اظہار خیال

ڈاکٹر محمد حسین خان لوہانی قادری

محمد مشتاق احمد قادری ایم اے علوم شرعیہ

اس دور پرفتن میں جبکہ امت مسلمہ کو موسیقی اور پاپ میوزک کے نام پر جذبہ عشق مصطفیٰ سے دور کیا جا رہا ہے۔ نوجوان نسل منشیات' فحاشی و عریانی اور دیگر اخلاقی زبوں حالی کا شکار ہو رہی ہے۔ ایسے میں کسی نوجوان کا صدائے حق بلند کرنا طوفان میں شمع جلانے سے کم نہیں۔ جناب حمید القادری صاحب نے اس مذہبی منافرت کے طوفان میں شمع حق کو روشن کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔

اس طوفانی دور میں تجربہ کار ملاح اگر ان کا ساتھ دیں تو بہت جلد اختلافات کے چھید کا شکار ہونے والی یہ کشتی ساحل مراد تک پہنچ سکتی ہے۔

نتیجہ فکر

مولانا محمد آصف علی اویسی

مولانا عبدالحمید عابدی

ہم جس معاشرے میں رہ رہے ہیں اس میں تقریباً ہر آدمی رسمی دین کو اپنائے

Marfat.com

ہوئے ہے خوش قسمتی کہ دین کے ساتھ ہمارا جذباتی اور تعلیمی لگاؤ باقی ہے مگر عملی تفسیر سے کتاب زندگی خالی ہے۔ ہمارے علمائے کرام نے فلسفیانہ موشگافیوں اور فرقہ وارانہ دلائل کی تلاش میں گردش لیل و نہار کی پرواہ نہ کی مگر دین کے علمی اور ہم آہنگ پہلوؤں سے عوام کو روشناس کروانے کی طرف خاطر خواہ جدوجہد سے گریز کیا نتیجتاً " قرآن و سنت کی رسی کو تھامنے والی امت فرقہ وارانہ مسائل میں الجھ کر رہ گئی مسجد ہو یا مدرسہ' دفتر ہو یا فیکٹری' شادی ہو یا ماتم کدہ فرقہ واراہ مذہبی بحث اپنے عروج تک پہنچتی ہے۔ اور بعض اوقات تو کفن دفن کے نام پر لوگ آپس میں دست و گریباں بھی ہو جاتے ہیں۔

ان حالات میں علمائے حق کی پیروی کرتے ہوئے ممتاز سکالر علامہ محمد حمید القادری صاحب نے پتھر سے چھپے ہوئے ایک ایسے ہیرے کو تراشا ہے جس کی روشن کرنیں مذہبی منافرت کے گھپ اندھیرے میں اگر اجالا نہیں تو منزل کے نشان ضرور دکھانے کی صلاحیت رکھے ہوئے ہیں امید کل ہے کہ ان کے تراشے ہیرے کی کرنیں اپنی حدت سے معاشرے کو یقیناً" روشن کریں گی کہ خود انہیں تراشنے والا بھی تو طاہر ہے۔

دعا گو

ڈاکٹر علی رضا ملک

سابق ناظم A-YL ضلع گوجرانوالہ

پنجگانہ نماز فرض عین ہے اور نماز جنازہ فرض کفایہ اول الذکر میں سے ہر نماز کے لئے ایک وقت شرط ہے مگر نماز جنازہ کے لئے شرعاً" کسی وقت کا تعین نہیں۔ فرض عین نماز سے متعلقہ مسائل شرح و بسط یا پھر ضرورت کے مطابق چھوٹی بڑی اردو زبان کی کتابوں میں مذکور ہیں مگر میت اور نماز جنازہ سے متعلقہ مسائل تفصیل کے ساتھ عام طور پر عربی و فارسی زبان میں لکھی جانے والی کتابوں میں مرقوم ہیں یا پھر اردو میں لکھی جانے والی ایسی بڑی کتابوں میں جن کو خرید کر پڑھنا ہر مسلمان کے بس کا روگ نہیں۔ زیر نظر کتابچہ فاضل مبلغ عزیز القدر جناب محمد حمید القادری

Marfat.com

صاحب کی علمی کاوش اور محنت شاقہ کا ایسا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جس میں نماز جنازہ سے متعلقہ قریبا" تمام مسائل کو بالترتیب آسان سے آسان تر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ بندہ ناچیز کو اس سے قبل اس ترتیب میں مختصر مگر جامع کوئی کتابچہ دیکھنے کا اتفاق نہیں ہو سکا۔ موت یقینی امر ہے جو کہ ہر جان کو آتی ہے کسی کو اس سے جائے فرار نہیں۔ اس سے متعلق ہر مسئلہ کو سمجھنا اور جاننا بھی ہر مسلمان کے لئے ایک ضروری امر ہے۔ ان امور کو جاننے کے لئے یہ کتابچہ ایک ماہر معلم کی حیثیت رکھتا ہے۔ لہٰذا بندہ کی ہر مسلمان سے گزارش ہے کہ کوئی گھر اس کتابچہ سے خالی نہیں رہنا چاہیے۔

اللہ رب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے لطف و کرم سے جناب قادری صاحب کی اس مساعی جمیلہ کو قبول فرماتے ہوئے موصوف کی عمر' علم اور مزید جذبہ خدمت دین میں برکت فرمائے۔

اور ہم سب کو زندگی کا ہر لمحہ شریعت و سنت کے مطابق گزارنے کی توفیق انیق مرحمت فرمائے۔ اور جب آخری وقت آئے تو خاتمہ بالخیر کی سعادت نصیب ہو۔

آمین بحرمة طه ویس

محمد رضا المصطفیٰ اظریف القادری

ڈائریکٹر پاک سنی اکیڈمی پاکستان

زیر نظر کتابچہ بنیادی اسلامی افعال کی ادائیگی شریعت مطہرہ کے مطابق کرنے کے لئے ایک گھریلو راہنما کی حیثیت رکھتا ہے اس میں مولف نے جن جن امور کو عوام الناس تک پہنچانے کی کوشش کی ہے ان کا جاننا ہر صاحب ایمان کے لئے ازبس ضروری ہے جبکہ آج کے دور میں ہماری اکثریت بنیادی عقائد و مسائل سے واقف ہی نہیں ہے اور یہ بہت بڑی بدقسمتی ہے۔ اس مختصر سے کتابچے میں مولف نے جو کوشش کی ہے۔ اس کا اجر تو اللہ پاک انہیں عطا فرمائے گا مگر میں سمجھتا ہوں کہ نوجوان نسل کو بھی انہیں خراج عقیدت پیش کرنا چاہیے کہ ان کی آسانی اور پاکیزگی کے لئے انہوں نے ایک آسان تحریر ان تک پہنچانے کی سعی کی ہے۔ آج کل تو نئی نسل کو پاک و صاف رہنے کے معمولی سے تقاضوں کا سرے سے علم ہی نہیں ہے۔ اس دور میں

Marfat.com

نہیں جانتے کہ ناپاکی کے بعد پاکی کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ اور وہ بغیر جانے بوجھے اپنی عقل و دانش کو بروئے کار لاتے ہوئے پاک ہونے کی کوشش کرتے ہیں مگر شریعت کی رو سے وہ سو مرتبہ پاک ہو کر بھی ناپاک ہی رہتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ یورپین سٹائل کو ہی صرف آخر سمجھ کر اسے ساری زندگی اپنانے کی تگ و دو میں مصروف رہ کر وہ اپنی عاقبت کو غارت کر لیتے ہیں مولف نے یہ کاوش کر کے بہت لوگوں کا بھلا کیا ہے۔

اس کتابچے کو عام سکولوں کی لائبریریوں میں رکھنا چاہئے اور صاحبان ثروت حضرات کو جناب حمید صاحب کی اس حسین و جمیل کاوش کو خراج عقیدت اس طرح پیش کرنا چاہئے کہ وہ اس کی اشاعت کا وسیع تر انتظام کر کے اسے فی سبیل اللہ تقسیم کروائیں۔ منہاج القرآ علماء کونسل کے جملہ اکابرین اور راقم الحروف انہیں اس کوشش پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ پاک انہیں دنیا و آخرت میں کامیابیاں و کامرانیاں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فقط

صاحبزادہ علامہ عبدالروف قریشی صاحب
ناظم اعلیٰ پنجاب منہاج القرآن علماء کونسل

مولف علامہ محمد حمید القادری صاحب کی کتاب کو اچھی طرح پڑھا۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے قرآن و حدیث اور فقہ سے مستند اور مدلل دلائل بیان کئے ہیں۔ انشاء اللہ مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے یہ کتاب بہت مفید ثابت ہو گی۔ یہ کتاب

Marfat.com

غیر جانبدار ہو کر لکھی گئی ہے۔ اس کتاب سے ہر مکتب فکر کو راہنمائی ملے گی۔ اس کتاب میں میت کے غسل، کفن اور دفن وغیرہ کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ راہ حق کے متلاشی لوگ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔

بلا خوف و تردد کہا جا سکتا ہے۔ یہ کتاب ہر مسلمان کی بنیادی ضرورت ہے۔ اس جامع و مختصر کتاب سے کوئی گھر خالی نہیں ہونا چاہئے۔ خاص طور پر مسلمان بہنوں سے اپیل ہے کہ وہ اس کتاب کو پڑھیں۔ ضروری مسائل سیکھ کر اپنی عاقبت سنواریں۔ میری دعا ہے کہ مصنف اور مسلمانوں کے لئے یہ کتاب ذریعہ نجات بنے۔

حاجی محمد یونس قمر

Marfat.com

نمبر شمار		صفحہ نمبر
1	حرف آغاز	۱۷ "
2	تلقین میت	۱۸ "
3	مرنے والے کے سامنے سورہ یٰسین پڑھا کرو	۱۹ "
4	نوحہ کی ممانعت	۱۹ "
5	نوحہ کرنے اور سننے والی پر لعنت	۱۹ "
6	غسل میت	۲۱ "
7	میت کو غسل دینے کا طریقہ	۲۱ "
8	میت کو طاق بار غسل دیں	۲۱ "
9	کافور کا استعمال	۲۲ "
10	بیری کے پتوں کا استعمال	۲۲ "
11	عورت کے بالوں کی چوٹیاں کرنا	۲۲ "
12	ترتیب کے ساتھ غسل کے مسائل	۲۳ "
13	غسل کے متفرق مسائل	۲۴ "
14	کفن کا بیان	۲۶ "
15	میت کو اچھا کفن دو	۲۶ "
16	مرد کا کفن	۲۶ "
17	عورت کا کفن	۲۶ "
18	کفن بچھانے کا طریقہ	۲۹ "
19	جنازہ اٹھانے کا بیان	۳۶ "
20	جنازہ جلدی لے جاؤ	۳۶ "
21	جنازہ اٹھانے کا طریقہ	۳۶ "
22	بچے کا جنازہ ہاتھ پر اٹھانا	۳۷ "
23	جنازے کے پیچھے چلنا	۳۷ "
24	جنازے سے واپسی	۳۷ "

Marfat.com

		صفحہ نمبر
25	نماز جنازہ پڑھنا نفل نماز سے افضل	۳۸
26	جنازے کے ساتھ جانے اور نماز پڑھنے کا اجر و ثواب	۳۸
27	نماز جنازہ سے قبل وضو کرنا	۴۰
28	نماز جنازہ پڑھانے کے لئے امام کہاں کھڑا ہو	۴۰
29	نماز جنازہ کون پڑھائے	۴۱
30	نماز جنازہ کی تکبیریں	۴۲
31	رفع یدین کے بغیر تکبیریں کہنا	۴۲
32	نگاہ مقام سجدہ پر رکھنا	۴۳
33	جنازہ کی نماز میں کوئی دعا معین نہیں ہے	۴۳
34	نیت نماز جنازہ	۴۴
35	جنازہ کی نماز کا طریقہ	۴۴
36	چار تکبیروں کی ادائیگی کا طریقہ	۴۴
37	دعائے مشہورہ	۴۶
38	نابالغ لڑکے کی دعا	۴۶
39	بالغ لڑکی کی دعا	۴۷
40	امام کے پیچھے مقتدی بھی دعا پڑھے	۴۰
41	پیدائش کے بعد بچے کی نماز جنازہ	۴۸
42	دعا کی فضیلت	۴۸
43	حدیث پاک سے استدلال	۴۹
44	حضرت علیؓ کا قول	۵۰
45	صفوں کا توڑنا	۵۰
46	مسبوق کے مسائل	۵۱
47	جنائز کا ایک سے زائد ہونا	۵۱
48	مختلف جنس کے جنائز کی ترتیب	۵۲
49	مسجد میں نماز جنازہ	۵۲

Marfat.com

		صفحہ نمبر
50	قبر کھودنا (لحد، شق)	۶۰ "
51	میت کو دفن کرنے کا بیان	۵۳ "
52	قبر میں میت کو اتارنا	۵۳ "
53	میت کو قبر میں اتارنے کی دعا	۵۴ "
54	قبر کے اندر نیک صالح آدمی میت کو اتارے	۵۴ "
55	میت کو قبر میں اتارنے والوں کی تعداد	۵۵ "
56	دفن کے متفرق مسائل	۵۵ "
57	قبر پر مٹی ڈالنا	۵۷ "
58	قبر پر پانی چھڑکنا	۵۹ "
59	ایک قبر میں دو یا تین میتوں کو دفن کرنا	۵۹ "
60	قبر کے اوپر بیٹھنے پر عذاب	۶۰ "
61	فضیلت تعزیت	۶۱ "
62	تعزیت	۶۱ "
63	طریقہ تعزیت	۶۲ "
64	تعزیت کے الفاظ	۶۲ "

Marfat.com

باب 1

حرف آغاز

عام طور پر موت سے قبل اکثر لوگ بیمار ہو جاتے ہیں بعض کئی سال بیمار رہتے ہیں بعض کئی ماہ بیمار اور بعض چند دن بیمار رہ کر وفات پا جاتے ہیں۔ اور بعض ہارٹ اٹیک' شریان کا پھٹ جانا' یا کسی حادثہ کی وجہ سے اس دنیا سے اچانک رخصت ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا جو مسلمان زندگی میں مشکلات پریشانیوں یا کسی بیماری میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان کے مصائب و الام برداشت کرنے کے صلہ میں اللہ تعالیٰ ان کی خطائیں' غلطیاں وغیرہ معاف فرما دیتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ تو خدا تعالیٰ اسے غم و الم' مشکلات و مصائب میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ تاکہ گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ (مسند احمد)

اس کے گناہ معاف کر کے اسے پاک و صاف کر کے وفات دی جاتی ہے تاکہ اس کی اگلی منزل آسان ہو جائے۔

مسلمان کو مصائب و الام سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ بلکہ ان سے عبرت و نصیحت حاصل کرنی چاہئے۔ یہ مسلمانوں پر اس لئے نازل ہوتے ہیں کہ مسلمان اپنے نفس کا محاسبہ کریں۔ اگر گنہگار ہیں تو اپنے گناہوں سے توبہ کریں آئندہ گناہوں سے بچنے کا پختہ ارادہ کریں۔ اگر نیکوکار ہیں تو ان کی آزمائش میں وہ ان مصائب و مشکلات' بیماری کو برداشت کر کے اللہ تعالیٰ کے ہاں سے اعلیٰ مقام حاصل کریں۔

Marfat.com

تلقین میت

جب موت کا وقت قریب ہو تو اس وقت جو دعا پڑھی جاتی ہے۔ اسے بیان کیا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرنے والوں کو ان کلمات کی تلقین کیا کرو۔

لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العلمين	"خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو بردبار اور بزرگ ہے جو عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔"

یہ سن کر صحابہ کرام نے عرض کیا۔ ان کلمات کو تندرست آدمیوں کو سکھانا کیسا ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ بہتر اور بہتر یعنی اجود اجود (ابن ماجہ)

مرنے والے کے سامنے سورہ یسین پڑھا کرو

وعن معقل بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرء وا السورة يٰسين علىٰ موتاكم	"حضرت معقل بن یسار بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرنے والوں کے سامنے سورہ یسین پڑھا کرو۔"

(ابو داؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

جب کوئی مرنے کے قریب ہو۔ (یعنی وقت نزع) تو اس کو کلمہ شریف پڑھنے پر زیادہ مجبور نہ کیا کرے۔ ہو سکتا ہے وہ زیادہ تکلیف میں ہو۔ کلمہ شریف کا انکار ہی نہ کر دے۔ اگر مریض کلمہ شریف کا ذکر کرے تو ٹھیک ہے اگر نہ بھی کرے تو پاس بیٹھے ہوئے دھیمی آواز میں کلمہ شریف کا ذکر کریں۔ تاکہ مرنے والا خود ہی دل میں یا اونچی آواز میں کلمہ شریف کا ذکر شروع کر دے۔

Marfat.com

باب 2

نوحہ کی ممانعت

رونا پیٹنا' ماتم کرنا' لاش پر چلا کر رونا' عام طور پر عورتیں میت پر بلند آواز سے چلا چلا کر روتی ہیں۔ میت پر نوحہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

وعن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی (بخاری شریف و مسلم شریف)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رخساروں کو پیٹے گریبان کو پھاڑے اور ایام جاہلیت کی طرح پکار پکار کر روئے۔"

نوحہ کرنے اور سننے والی پر لعنت

عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

(رواہ ابوداؤد)

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لعنت فرمائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والے اور نوحہ سننے والی عورت پر۔"

مشکوۃ باب البکاء علی المیت (فصل دوم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب کا انتقال ہوا تو عورتیں رونے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان رونے والی عورتوں کو اپنے چابک سے مارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور فرمایا عمر نرمی اختیار کرو۔ اس کے بعد آپ نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ دور رکھو اپنے آپ کو شیطان کی آواز سے (یعنی چلا چلا کر رونے سے) پھر آپ نے

Marfat.com

فرمایا۔ جو کچھ کہو آنکھ سے (یعنی آنسو) اور جو کچھ کہو دل سے (یعنی غم) یہ خدا کی طرف سے ہے اور رحمت کا سبب ہے۔ اور جو کچھ ہاتھ اور زبان سے ہوا۔ (سر پیٹنا' کپڑے پھاڑنا' بال کھسوٹنا اور چلانا' نوحہ کرنا' بین کر کے رونا یہ سب) شیطان کی طرف سے ہے۔

(احمد' مشکوۃ باب البکاء علی المیت فصل سوم)

نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے بلند آواز سے رونا جس کو "بین" کہتے ہیں بالاجماع حرام ہے۔ بلند آواز سے رونا' گریبان پھاڑنا' منہ نوچنا' بال کھولنا' سر پر خاک ڈالنا' سینہ کوٹنا' ران پر ہاتھ مارنا' یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور حرام ہیں۔

(بہار شریعت' حصہ چہارم باب تعزیت کا بیان)

عورت کو خاص تاکید کی گئی ہے میت پر نوحہ حرام ہے۔ صرف آنسو بہا سکتی ہیں' غم دل میں رکھ سکتی ہیں' یہ مصیبت کلوقت ہوتا ہے۔ بڑے دل جگرے کے ساتھ عورتوں کو اپنے جذبات پر قابو پانا چاہیئے۔ کیونکہ نوحہ اللہ تعالیٰ اور حضور پاک ﷺ کو سخت ناپسند ہے۔ نوحہ کرنے والیوں پر لعنت تک فرما دی گئی ہے۔

جس جگہ عورتیں نوحہ کر رہی ہوں دوسری عورتیں ان کے ساتھ شامل نہ ہوں۔ بلکہ انہیں ایسا کرنے سے منع کریں' اگر وہ نہ مانیں تو پھر وہاں سے چلی جائیں جب نوحہ ختم ہو جائے تو پھر واپس آ جائیں۔

Marfat.com

باب 3

غسل میت

میت کو غسل اس لیئے دیا جاتا ہے تاکہ میت میل کچیل' غلاظتوں سے پاک صاف ہو جائے۔ دنیا کی میل کچیل دنیا میں رہ جائے۔ پاکیزہ ہو کر اگلے جہاں کی تیاری کرے۔ پھر اسلام میں بھی طہارت کو نصف ایمان کا درجہ حاصل ہے۔

میت کو غسل دینے کا طریقہ

دائیں طرف اور اعضائے وضو سے غسل شروع کریں۔

عن ام عطیة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حیث امرنا ان نغسل ابلنته قال لها ابد ان منها و مواضع الواضوء منها۔
(کتاب الجنائز۔ مسلم شریف)

"حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ہمیں اپنی صاحبزادی (زینب) کو غسل دینے کا حکم دیا تو فرمایا دائیں طرف اور اعضاء وضو سے غسل دینا شروع کریں۔"

میت کو طاق بار غسل دیں

ام عطیة قال اغسلنها وترا ثلاثا لوخمسا لوسبعا
(کتاب الجنائز مسلم شریف)

"حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ انہیں (حضرت زینبؓ) کو طاق غسل دو۔ تین بار یا پانچ بار یا سات بار۔"

Marfat.com

کافور کا استعمال

میت کو کافور لگانے سے خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر خوشبو لگانا سنت سے بھی ثابت ہے۔

واجعلن فی الخامسة کافورا لوشیا من کافور
(کتاب الجنائز مسلم شریف)

"جب پانچویں بار غسل دینے لگو تو (پانی میں) کافور ملا لینا۔ (اگر کافور میسر نہ ہو تو کافور جیسی کوئی چیز رکھ دینا۔")

بیری کے پتوں کا استعمال

حضرت ام عطیہ رضی عنہا فرماتی ہے کہ ہم حضور پاک ﷺ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو غسل دے رہے تھے کہ حضور پاک ﷺ تشریف لائے فرمایا۔

اغسلن ثلاثا اوخمسا او اکثر من ذالک ان رایتن ذالک بماء وسدر واجلعن فی الاخرة کافورا لوشیا من کافور
(کتاب الجنائز مسلم شریف)

"آپ ﷺ نے فرمایا اس کو تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ بار بیری کے پتوں اور پانی سے غسل دو اور آخری میں کچھ کافور رکھ دیں۔"

عورت کے بالوں کی چوٹیاں کرنا

قالت فظفرنا شعرھا ثلاثة اثلاث قرینھا ونا صینھا۔

"حضرت ام عطیہؓ نے کہا کہ ہم نے حضرت زینب کے بالوں کی تین مینڈھیاں (چوٹیاں) کر دیں۔ دو کنپٹیوں کی طرف اور ایک پیشانی کے سامنے۔"

111231

Marfat.com

ترتیب کے ساتھ غسل کے مسائل

1 - میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے۔ بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب سے ساقط ہو گیا۔ (عالمگیری)

2 - مستحب یہ ہے کہ جہاں غسل دیں۔ پردہ کر لیں نہلانے والوں اور مددگاروں کے علاوہ دوسرا نہ دیکھے۔ نہلاتے وقت خواہ اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا جو آسان ہو وہ کریں۔ (عالمگیرا)

3 - جب میت کو غسل دینا چاہیں تو اسے تختے پر لٹا دیں۔ تاکہ پانی ادھر ادھر بہہ جائے۔ اور میت کی ناف سے گھٹنوں تک شرمگاہ پر کپڑا ڈال دیں تاکہ واجب پردہ قائم رہے۔ صرف شرم گاہ کو ڈھانپ دینا کافی ہے یہی صحیح ہے کیونکہ اس سے غسل میں آسانی رہتی ہے۔

4 - نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر استنجا کرائے پھر نماز کی طرح کا وضو کرائے۔ کیونکہ وضو غسل میں سنت ہے۔ حدیث پاک سے ثابت ہے ناک میں پانی ڈالنے کے لئے کپڑا یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں' مسوڑوں' ہونٹوں' ناک کے نتھنوں پر پھیر دیں۔ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں' پھر پاؤں دھوئیں۔

5 - حدیث پاک کی رو سے دائیں طرف سے نہلانا شروع کریں۔ پانی میں بیری کے پتے یا اشنان ڈال کر (کے) ابلا جائے تاکہ خوب اچھی طرح صفائی ہو سکے۔ بعض مقامات پر بیری کے پتے آسانی سے دستیاب نہیں ہوتے۔ اس وقت پانی میں ڈیٹول سوپ یا جراثیم کش خوشبو دار صابن یا صرف ابلا ہوا پانی ہی کافی ہے۔ کیونکہ اصل مقصد صفائی ہے جو ان سے بھی ہو جاتی ہے۔

6 - میت کے سر اور داڑھی کو گل خطمی کے پانی سے دھویا جائے۔ تاکہ خوب صاف ہو جائے۔ پھر میت کو بائیں پہلو پر لٹا کر پانی اور بیری کے پتوں سے دھویا جائے۔ حتی کہ پانی جسم کے اس حصے تک پہنچ جائے۔ جو تختے سے متصل یعنی ملا ہوا ہے میت پر دائیں طرف سے پھر بائیں طرف سے پانی بہایا جائے۔ دائیں

Marfat.com

طرف سے پانی بہانا سنت رسول ﷺ ہے۔

7 - ایک مرتبہ پورے جسم پر پانی بہانا فرض ہے۔ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ میت پر پانی بہایا جائے یہ سنت ہے۔

8 - پھر میت کو سہارا دے کر بٹھا دیا جائے۔ نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں۔ اگر شرم گاہ سے کچھ گندگی نکلے تو دھو ڈالیں۔ وضو اور غسل کا اعادہ نہ کریں۔ کیونکہ غسل کا واجب ہونا ہمیں نص سے معلوم ہوا۔ اور وہ ایک بار دیا جا چکا ہے۔ پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اس کے بعد بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ سے پونچھ دیا جائے۔ تاکہ میت کا کفن گیلا نہ ہو جائے۔ اس کے بعد میت کو کفن پہنایا جائے۔

9 - میت کے سر اور داڑھی پر حنوط (خوشبودار مرکب) سجدے والے اعضاء (یعنی ماتھے' ہاتھ' گھٹنے اور قدم) پر نہلانے کے بعد کافور لگایا جائے۔ میت کے ناخن تراشے نہ جائیں اور کسی قسم کے بال نہ کاٹے جائیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

علام تنصون میتم ولان هذه الاشیاء للذینه وقد استغنی المیت عنها۔

"تم مردے کو کنگھی کس لئے کرتے ہو؟ یہ زیب و زینت کے کام ہیں۔ میت کو ان کی حاجت نہیں ہے۔"

زندہ آدمی کے ناخن تراشنا' بال کاٹنا' میل کچیل کی صفائی کے لئے ہوتا ہے۔ میت کو اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔

10 - اگر مسلمان بغیر ختنہ فوت ہو جائے تو موت کے بعد اس کا ختنہ نہیں کیا جائے گا۔ (عالمگیری- ہدایہ اولین)

غسل کے متفرق مسائل

1 - نہلانے والا معتمد شخص ہو۔ جو پوری طرح غسل دے۔ جو اچھی بات دیکھے (مثلاً" چہرہ چمک اٹھا' میت کے بدن سے خوشبو آئی) تو اسے لوگوں کے سامنے

Marfat.com

بیان کرے۔ اور اگر کوئی بری بات دیکھے (مثلاً چہرے کا رنگ سیاہ ہو گیا یا بدبو آئی یا صورت یا اعضا میں تغیر آیا) تو اسے لوگوں کے سامنے ہرگز بیان نہ کرے۔ کیونکہ حدیث پاک میں ذکر ہوا ہے۔ کہ اپنے مردوں کی خوبیاں ذکر کرو' اور ان کی برائیوں سے باز رہو۔ (بہار شریعت)

2 - اگر کوئی بدمذہب مرا اس کا رنگ سیاہ ہو گیا۔ یا کوئی بری بات ظاہر ہوئی تو اس کو ضرور بیان کرنا چاہئے۔ تاکہ اس سے لوگوں کو عبرت و نصیحت حاصل ہو۔ (عالمگیری)

3 - (الف) نہلانے والے کے پاس خوشبو سلگانا مستحب ہے۔ تاکہ اگر میت کے بدن سے بو آئے تو نہلانے والے کو پتہ نہ چلے۔

(ب) بعض اوقات میت کا زخم پھٹ جاتا ہے۔ دوائیاں ناک کے راستے سے باہر نکل آتی ہیں۔

(ج) میت نے کھانا کھایا ہو۔ پاخانہ خارج ہونے سے بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ خوشبو سلگانے سے بدبو محسوس نہیں ہو گی۔

الہدایہ میں لکھا ہے کہ میت کے چاروں پایوں کے گرد خوشبو دار دھونی دی جائے تاکہ بدبو محسوس نہ ہو۔

4 - مرد کو مرد نہلائے اور عورت کو عورت نہلائے اگر میت چھوٹا بچہ ہو' تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے۔ مگر مرد کا نہلانا بہتر ہے۔ اسی طرح اگر میت چھوٹی بچی ہو تو اسے مرد بھی نہلا سکتا ہے۔ مگر عورت کا نہلانا بہتر ہے۔

5 - عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔ لیکن میت عورت کی ہو تو اسے مرد (شوہر) نہ نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے۔ مگر چہرہ وغیرہ دیکھ سکتا ہے۔ (درمختار)

6 - میت کا بدن اگر ایسا ہو تو میت کو ہاتھ لگانے سے کھال ادھڑے گی۔ تو ہاتھ نہ لگائیں صرف پانی بہا دیں۔ (عالمگیری)

7 - نہلانے کے بعد اگر ناک' کان' منہ اور دیگر سوراخوں میں روئی رکھ دیں تو حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ روئی نہ رکھیں۔ (عالمگیری)

8 - اگر ناک' کان' منہ سے دوائی یا خون وغیرہ نکلتا ہو تو پھر روئی رکھنا ضروری ہے ورنہ نہ رکھیں۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

باب 4

کفن کا بیان

میت کو اچھا کفن دو

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا کفن احدکم اخاہ
فلیحسن کفنہ
(کتاب الجنائز مسلم شریف)

"نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فر
جب تم میں سے کوئی شخص ا
بھائی کو کفن دے۔ تو اچھا ک
دے۔"

مرد کا کفن

مرد کا کفن تین کپڑے ہیں۔

عن عائشة قالت کفن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
ثلاثه اثواب بیض سحولیة
من کرسف۔
(مسلم شریف)

"حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کر
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سحول کی بنی ہوئی تین سوتی چادرو
میں کفن دیا گیا۔"

بخاری شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم
ایک مرد کو کفن میں دو کپڑے پہنانے کا حکم دیا۔ لہٰذا دو کپڑے اور تین کپڑے دونو
حدیث مبارکہ سے ثابت ہیں۔ تین کپڑے چونکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس ہے
اس لئے تین کپڑے مرد کو پہنانا بہتر ہے۔

عورت کا کفن

عورت کا کفن پانچ کپڑے ہیں۔

Marfat.com

لیلی بن قائف بیان کرتی ہیں کہ میں بھی ان عورتوں میں تھی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم کو غسل دیا تھا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں چادر (تہہ بند)' پھر قمیص' پھر دوپٹہ' پھر سینہ بند' پھر ایک کپڑا جن میں انہیں لپیٹ دیا گیا۔ یعنی لفافہ انہیں پہنانے کا حکم دیا۔

Marfat.com

1- **کفن بنانے کا طریقہ** : کپڑا کی مقدار 18 تا 20 میٹر ہو گی۔

مرد کا کفن

مرد کے کفن کے تین کپڑے ہیں۔

(1) لفافہ (2) چادر (3) قمیض

لفافہ : وسیع و عریض چادر جس کی لمبائی 2.5 میٹر ہو گی۔ چوڑائی تقریباً 2.5 + 2.5 میٹر کی دو چادریں ملا کر درمیان میں سلائی لگائیں لمبائی اڑھائی میٹر ہی رہے گی لیکن چوڑائی (درمیان میں سلائی کی وجہ سے) تقریباً دو میٹر ہو جائے گی۔ یا لفافہ کی مقدار میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔

چادر : (ازار)

لمبائی' چوٹی یعنی سر کے بالوں سے قدم تک یعنی لمبائی تقریباً 2.5 گز یا میٹر ہو گی۔ چوڑائی 2 میٹر کی دو چادریں درمیان سے جوڑ لیں تو چوڑائی تقریباً 2 میٹر یا 2 گز میٹر ہو جائے گی۔

قمیض : (کفنی) لمبائی تقریباً پونے دو میٹر یا 2 میٹر' چوڑائی ایک میٹر۔

دو برابر حصے کر کے درمیان میں چاک کھول کر گلے میں ڈال دیتے ہیں۔ قمیض میت کے گھٹنوں تک آگے اور پیچھے برابر ہو گی۔

نوٹ : کپڑے کی لمبائی میت کے قد کے حساب بغیر ناپ کے بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

بے چوڑائی : کپڑے کی چوڑائی ایک میٹر نہیں ہوتی تھا کی جتنی بھی چوڑائی ایک گز یا کم ہو صحیح ہے۔ وہ لے لیں۔

2- **مرد کے زائد کپڑے**

(1) غسل چادر (2) تولیہ (3) تھیلیاں دو عدد

غسل کی چادر : لمبائی ایک میٹر' مردے پر ڈال کر نہلایا جاتا ہے پھر غسل چادر

Marfat.com

صدقہ کر دی جاتی ہے۔

تولیہ چادر : لمبائی ایک میٹر۔ اس چادر سے میت کو نہلا کر خشک کرتے ہیں۔ یہ چادر بھی صدقہ کر دیں۔

تھیلیاں : دو عدد تھیلیاں۔ ایک میٹر کپڑے کی دو تھیلیاں بنائیں۔ نہلانے والا اپنے ہاتھوں پر دستانہ نما دو تھیلیاں باندھ کر میت کو نہلائے گا۔

3- مرد کا کفن بچھانے کا طریقہ

1- سب سے پہلے تین عدد بند ایک قدموں سے آگے ایک کمر میں اور ایک سر سے تھوڑا پیچھے رکھیں تاکہ کفن کو باندھا جا سکے۔

2- بند کے اوپر وسیع و عریض چادر یعنی لفافہ بچھائیں۔

3- پھر اس کے اوپر ازار بچھائیں۔

4 اس کے بعد قمیض کے نیچے والا حصہ بچھائیں اوپر والا حصہ ایک طرف کر دیں جب میت کو چارپائی پر ان کپڑوں کے اوپر لٹائیں قمیض کا جو حصہ ایک طرف کیا تھا میت کے گلے میں ڈال کر جسم کے اوپر گھٹنوں تک بچھائیں۔

5- نیچے والے تمام کپڑے میت کے جسم پر لپیٹ دیں۔

ایک بند کمر کے درمیان ایک سر سے کچھ اوپر اور ایک پاؤں سے کچھ نیچے باندھ دیں۔

4- عورت کے کفن کے پانچ کپڑے یوں ہوں گے

(1) چادر (2) ازار (3) قمیض (4) سینہ بند (5) پاجامہ

1- **سینہ بند** : لمبائی ایک میٹر ہو گی چوڑائی تقریباً ایک گز۔ چھاتی سے ناف تک۔ بہتر یہ ہے گھٹنوں تک ہو۔

2- چادر، ازار اور قمیض کی لمبائی اور چوڑائی، بناوٹ جو مرد کے لئے ہے وہی عورت کے لئے بھی ہو گی۔

Marfat.com

پاجامہ : لمبائی ایک میٹر ہو گی۔ مکمل پاجامہ بنائیں۔ میت کے قد یعنی ٹانگوں کے برابر پاجامہ بنائیں۔

زائد کپڑا

5- **دوپٹہ :** لمبائی آدھ میٹر

عورت کے سر کے بال دو حصے کر کے اس کو (دوپٹہ) میں لپیٹ کر دائیں بائیں جانب سینے پر رکھے جاتے ہیں۔

6- عورت کا کفن بچھانے کا طریقہ

عورت کا کفن بچھانے کا طریقہ مردوں کے کفن بچھانے کی طرح ہے۔

1 سب سے پہلے تین عدد بند رکھیں۔

2- بند کے اوپر وسیع عریض چادر بچھائیں۔

3- اس کے اوپر ازار بچھائیں۔

اس کے بعد قمیض بچھائیں۔

4- میت کو چارپائی پر رکھ کر سینہ بند سے چھاتی اور پیٹ کو ڈھانپ دیں۔

پاجامہ نہلانے کے فوراً بعد پہنائیں یا چارپائی پر لٹا کر قمیض کے ساتھ پاجامہ پہنائیں۔

5- پھر قمیض کا باقی حصہ اوپر پہنائیں۔ جو گھٹنوں تک آگے پیچھے برابر ہو گا۔

6- اس کے بعد سر پر دوپٹہ باندھ دیں۔

نیچے والے تمام کپڑے میت کے جسم پر لپیٹ دیں۔ بند باندھ دیں۔

نوٹ : اگر میت 10 سال سے زائد ہو تو اس کا یہی کفن ہے۔ 10 سال سے کم میت کو صرف دو چادروں میں لپیٹ دیا جائے۔

Marfat.com

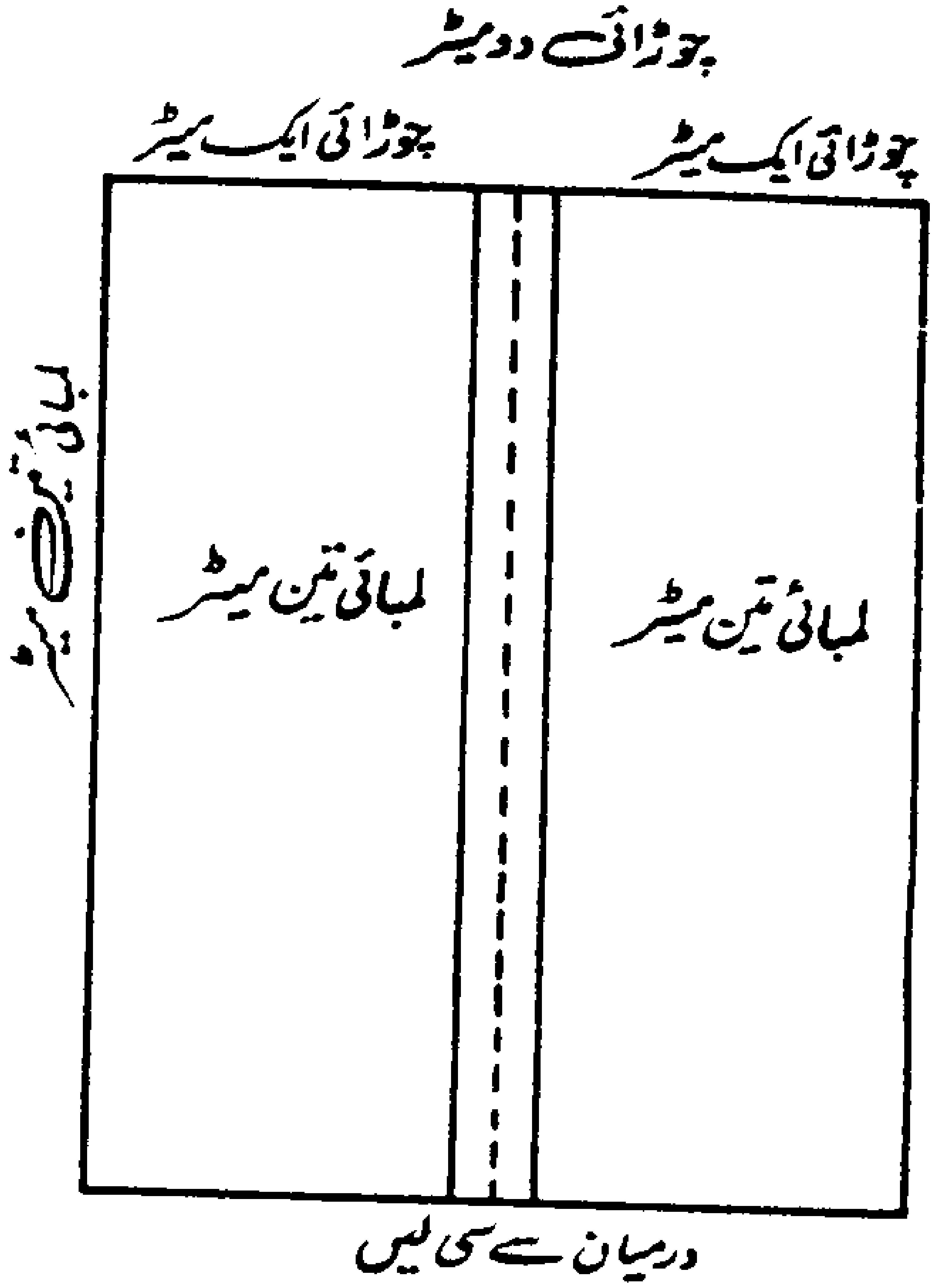

چادر اس طرح ہوگی۔

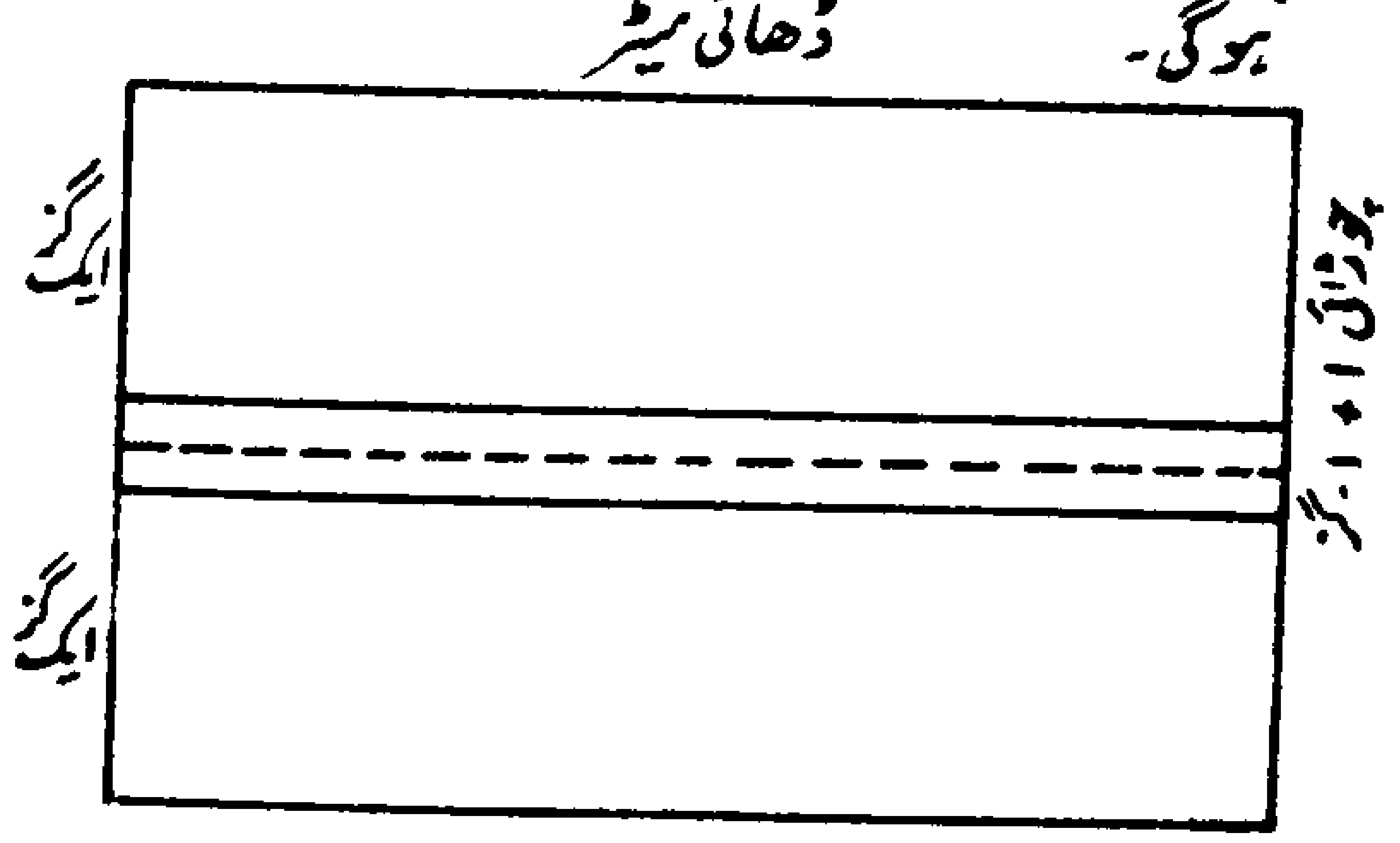

Marfat.com

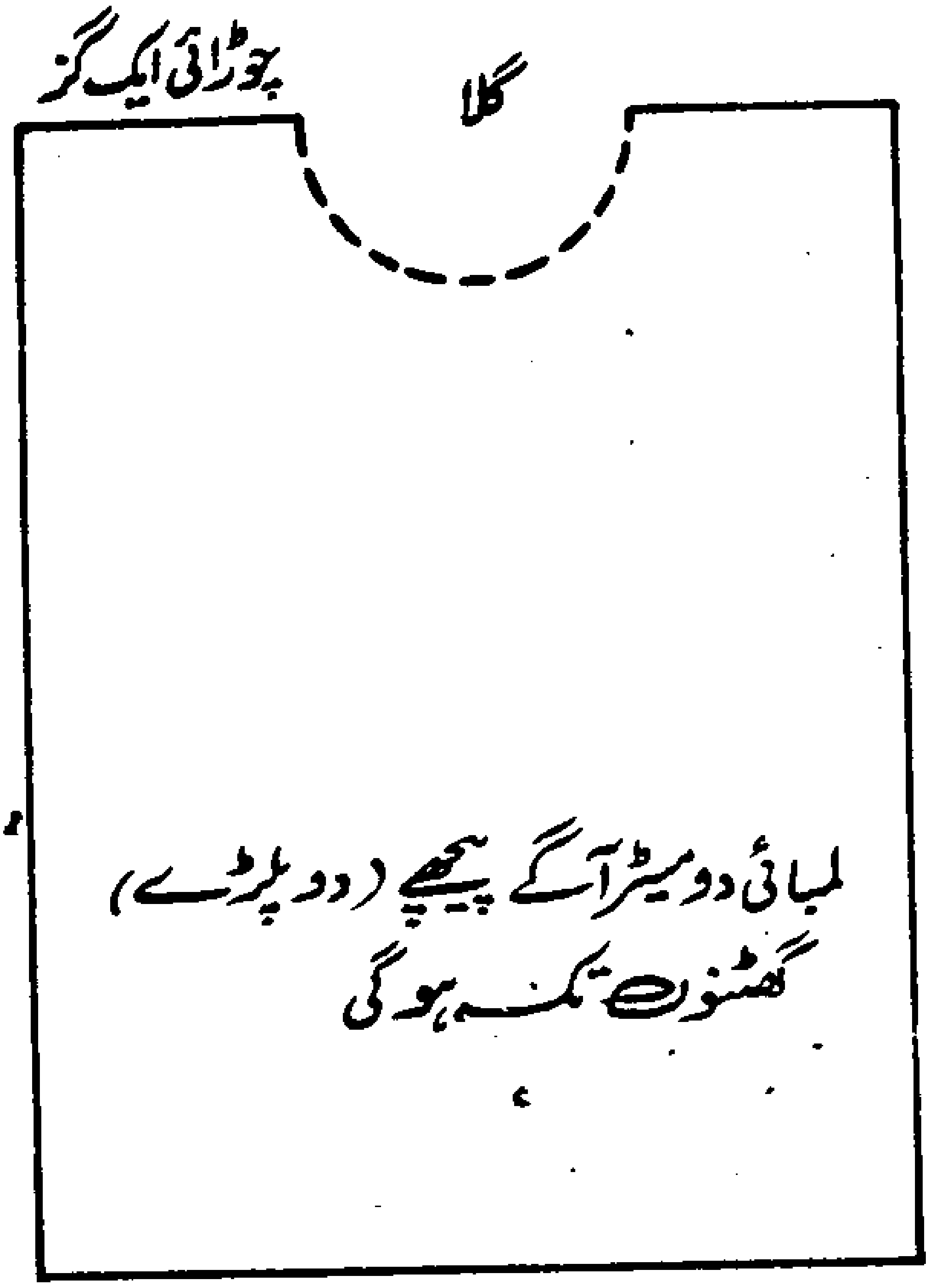
چوڑائی ایک گز
گلا
لمبائی دو میٹر آگے پیچھے (دو پلڑے)
گھٹنوں تک ہو گی

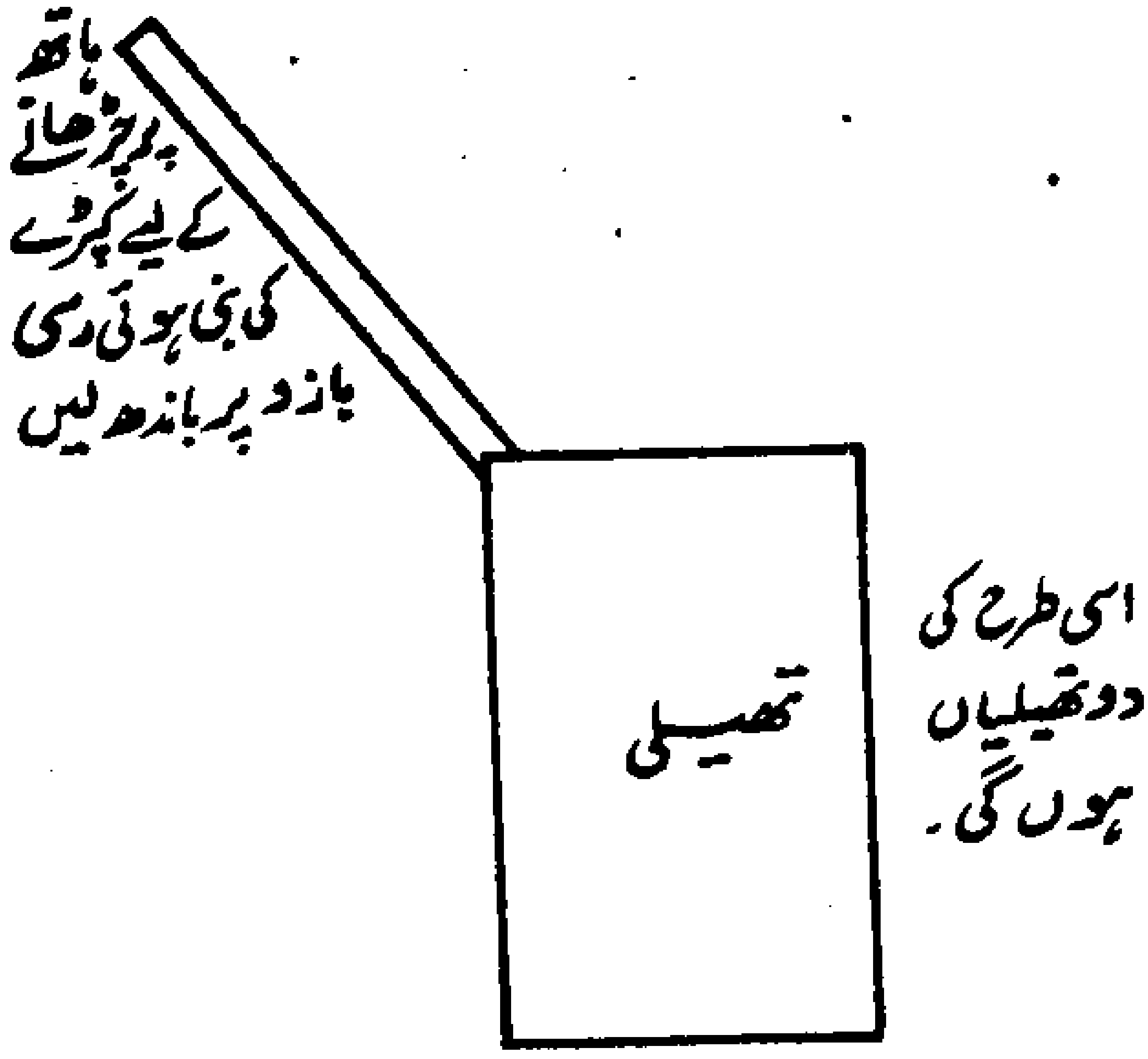
ہاتھ
پر چڑھانے
کے لیے کپڑے
کی بنی ہوئی رسی
بازو پر باندھ لیں
تھیلی
اسی طرح کی
دو تھیلیاں
ہوں گی۔

Marfat.com

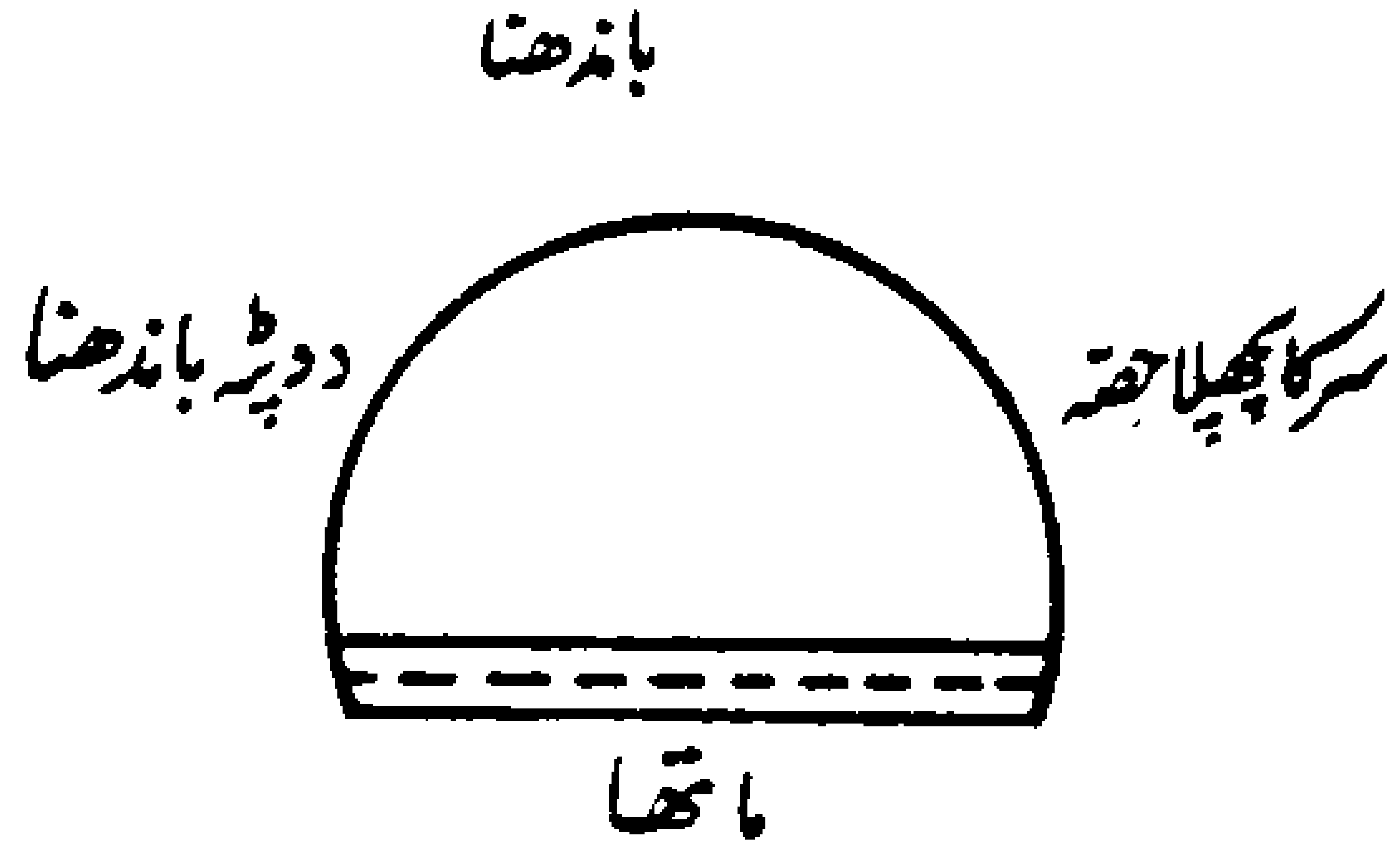

Marfat.com

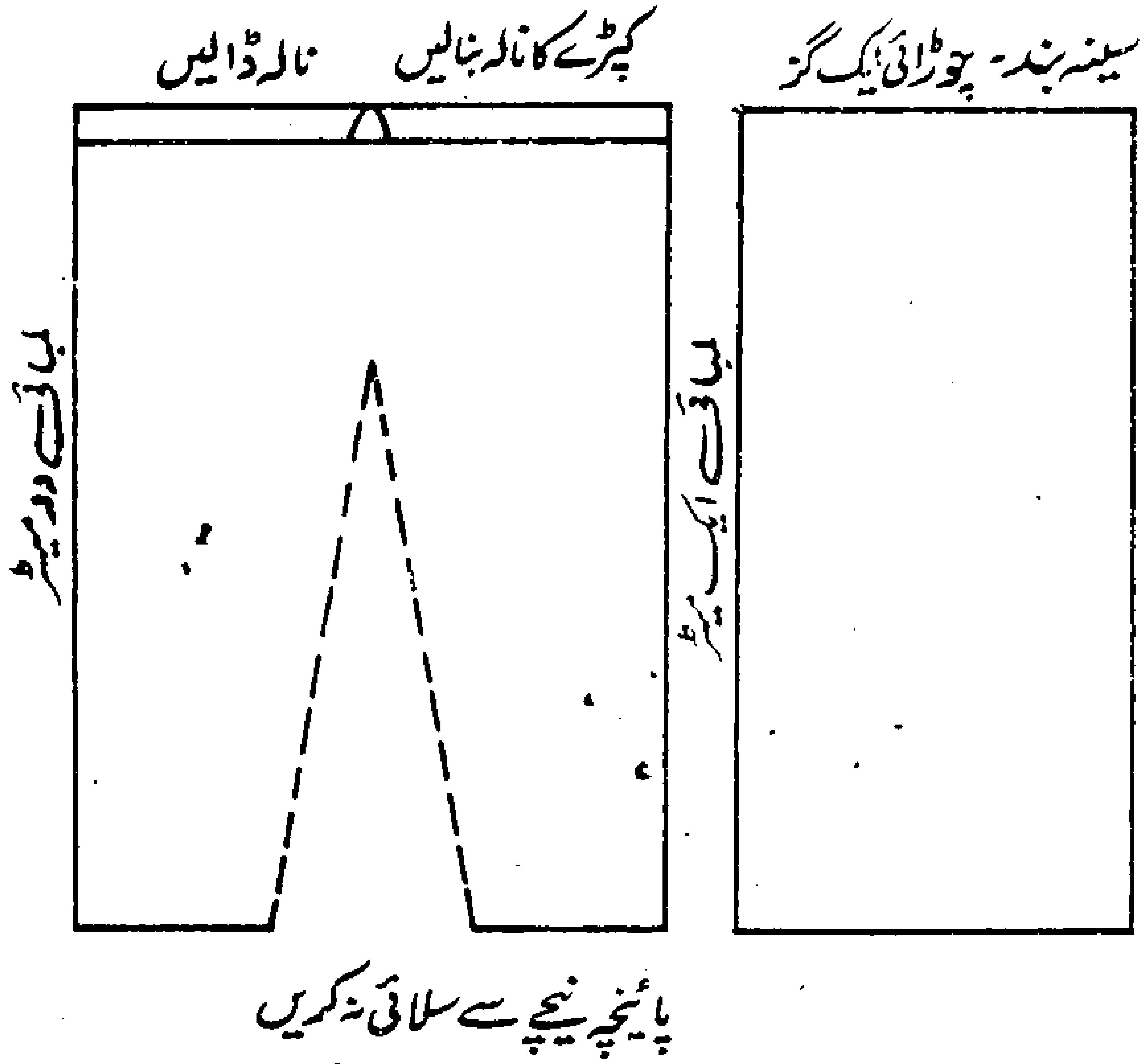
نالہ ڈالیں
کپڑے کا نالہ بنالیں
لمبائی دو میٹر
پائنچہ نیچے سے سلائی نہ کریں
سینہ بند۔ چوڑائی ایک گز
لمبائی ایک میٹر

Marfat.com

میّت کو بند اس طرح باندھیں گے

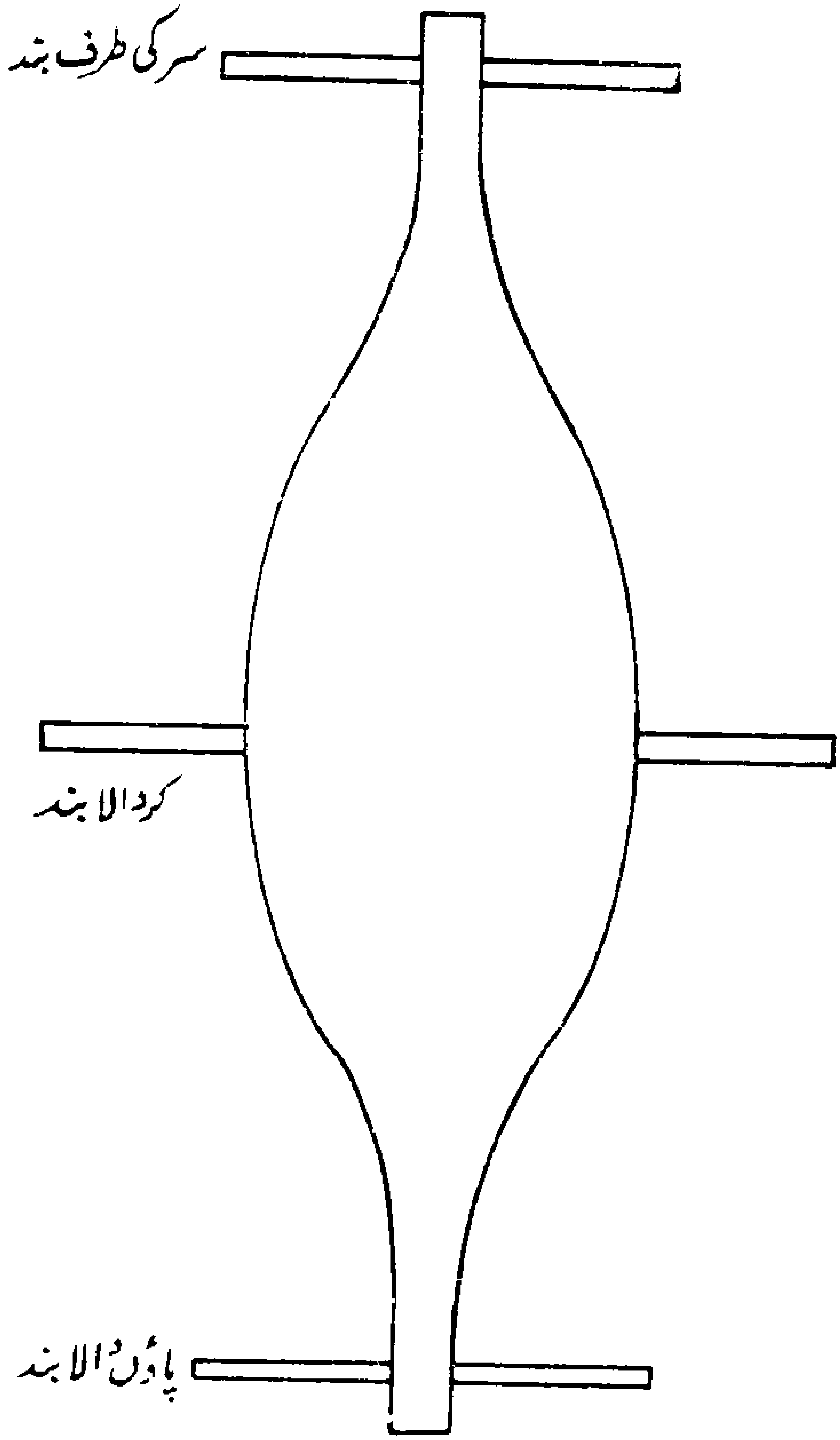

Marfat.com

باب 5

جنازہ اٹھانے کا بیان

عن ابی هريرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اسر عوابا لجنازة فان تک صالحة فخير تقدمو نها اليه وان تک غير ذلک فشر تضعونه عن رقابكم

(کتاب الجنائز مسلم شریف جلد اول)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنازہ جلدی لے جاؤ۔ اگر وہ نیک ہے تو تم اسے اچھائی کی طرف لے جا رہے ہو۔ اگر وہ بد ہے تو تم اپنی گردنوں سے برائی کو جلد اتار پھینکو گے۔"

جنازہ اٹھانے کا طریقہ

1 - سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں ایک ایک پایہ ایک ایک شخص اٹھائے۔ اگر جگہ تنگ ہو تو دو شخص بھی جنازہ اٹھا سکتے ہیں۔ (عالمگیر' بہار شریعت)

2 - جنازہ لے چلنے میں چار پائی کو ہاتھ سے پکڑ کر کندھے پر رکھیں۔ (مال و اسباب اور پانڈیوں کی طرح) گردن یا پیٹھ پر لادنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری' درمختار' بہار شریعت)

کندھے پر جنازہ رکھنے کا طریقہ

3 - کندھے پر جنازہ یوں رکھیں' سرھانہ آگے کی طرف ہو۔ سرھانے کا داہنا پائیہ اپنے داہنے شانے یا کندھے پر رکھیں۔ پھر پائینتی کا داہنا پائیہ۔ سرھانے کا بایاں پھر پائیننی کا بایاں کندھے یا شانے پر رکھیں۔ (یا چاروں پایئے چار آدمی پکڑیں پہلے سرہانے کا داہنا پائیہ پائیننی کا داہنا پائیہ' پھر

Marfat.com

سرہانے کا بایاں پائیہ پھر بائتی کا بایاں پائیہ اپنے کندھے پر رکھیں۔ یعنی ہر طرف دائیں پائیہ کو (فضیلت حاصل ہے) (فتاوی رضویہ)

بچے کا جنازہ ہاتھ پر اٹھانا

4 - چھوٹا بچہ شیر خوار یا ابھی دودھ چھوڑا ہے۔ یا اس سے کچھ بڑا ہے۔ اسے ایک شخص ہاتھ پر اٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں۔ دوسرے لوگوں کا فرض ہے۔ کہ راستے میں باری باری اٹھاتے جائیں۔ تاکہ پہلے اٹھانے والا تھک نہ جائے۔ (عالمگیری۔ فتاوی رضویہ)

5 - میت (یا تابوت) کو لے کر دس قدم چلنا (کندھا دینا) چاروں جانب میت کو اٹھا کر دس دس قدم چلنا کل چالیس قدم چاروں طرف چلنا مستحب ہے۔ (فتاوی رضویہ)

جنازے کے پیچھے چلنا

6 - جنازے کے ساتھ جانے والوں کے لئے افضل یہ ہے کہ جنازہ کے پیچھے پیچھے چلیں۔ دائیں یا بائیں طرف نہ چلیں۔ اور نہ ہی کوئی جنازہ کے آگے آگے چلے۔

اگر کوئی جنازہ کے آگے چلے تو اسے چاہئے کہ میت سے اتنی دور رہے۔ کہ ساتھیوں میں شمار نہ کیا جائے۔ یعنی میت سے آگے بہت دور علیحدہ رہیں۔ جنازہ لے کر اتنی تیزی سے چلیں کہ میت کو جھٹکے نہ لگیں۔ (عالمگیری)

جنازہ سے واپسی

7 - جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو اسے بغیر نماز جنازہ پڑھے واپس نہیں آنا چاہئے۔ نماز پڑھنے کے بعد میت کے اولیاء (گھر والوں) سے اجازت لے کر واپس ہو سکتا ہے۔ دفن کے بعد گھر والوں سے اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ (عالمگیری)

8 - جنازہ جب تک زمین پر رکھا نہ جائے بیٹھنا مکروہ ہے اگر جنازہ رکھنے سے پہلے

Marfat.com

کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہوں تو جنازہ زمین پر رکھنے سے پہلے بیٹھے ہوئے افراد کھڑے نہ ہوں۔ (عالمگیری)

نماز جنازہ پڑھنا نفل نماز سے افضل

9 - میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار کی ہو۔ یا کوئی نیک شخص ہوں تو اس کے جنازے کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

10 - جنازے کے ساتھ جنازے والے راستے میں گفتگو نہ کریں۔ بہتر یہ ہے کہ بلند آواز سے کلمہ شہادت (دوسرا کلمہ شریف) پڑھتے رہیں۔ جو کلمہ شہادت نہ پڑھیں وہ خاموش رہیں۔

جنازے کے ساتھ جانے اور نماز جنازہ پڑھنے کا اجر و ثواب

1 - جنازہ کندھے پر اٹھا کر دس قدم چلیں پھر دوسرا پائیہ اٹھا کر دس قدم چلیں۔ پھر تیسرا اور پھر چوتھا پائیہ اٹھا کر دس دس قدم چلیں۔ یہ ایک دور ہے جو چالیس قدموں پر ختم ہوتا ہے۔ یہ دور مکمل کرنے پر چالیس کبیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ یا معاف ہونے کی بشارت ہے۔

کندھا دینے والا اپنی طاقت و حالت کے مطابق جتنے دور یا پھیرے چکر ممکن ہو پورے کرے۔ (فتاوی رضویہ جلد چہارم)

2 - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من صلی علی جنازة فله قیراط ومن اتبعها ما حتی توضع فی القبر فقیراطان قال قلت یا ابا هریره وما القیراط قال مثل احد

(مسلم شریف جلد اول)

"جس شخص نے نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے ایک قیراط (اجر) ہے۔ اور جو جنازہ کے ساتھ گیا۔ حتی کہ جنازہ کو قبر میں اتار دیا گیا (یعنی کفن دفن تک ساتھ رہا) اس کے لئے دو قیراط (اجر) ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

سے پوچھا قیراط کتنا ہے؟ انھوں نے
بتایا احد پہاڑ کے برابر۔"

جنازہ کے ساتھ جانا نماز جنازہ پڑھنا' دفن تک ساتھ رہنے سے احد کے پہاڑ کے برابر نیکیاں جمع ہو جاتی ہیں یہ تبھی ممکن ہے جب نیت اخلاص سے جنازہ کے ساتھ جائیں۔

آج کل عام رواج ہے کہ کچھ لوگ راستہ بدل کر میت سے الگ رہ کر جنازگاہ پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جنازہ کو کندھا نہیں دے سکتے۔ وہ سارے جنازہ کے ساتھ چلنا۔ اور کندھا دینے کے ثواب (یعنی ایک قیراط کے برابر نیکیاں) سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ان احباب کے لئے عرض ہے۔ جب گھر سے یا کام چھوڑ کر جنازہ میں شریک ہو ہی گئے ہیں۔ اب نماز جنازہ یا دفن تک تو ساتھ رہنا ہی ہے۔ پھر راستہ بدل کر جنازہ سے علیحدہ رہ کر جناز گاہ پہنچنے کا کیا فائدہ جبکہ اتنا وقت ہی ان کا لگے گا جتنا جنازہ کے ساتھ جانے والوں کا لگتا ہے۔ پھر نماز بھی سب سے اکٹھا ہی پڑھنا ہوتی ہے۔ لاعلمی کی وجہ سے جنازگاہ میں جنازہ سے الگ پہنچنے کا کیا فائدہ۔ نماز جنازہ پڑھی اور ثواب سے بھی محروم رہے۔ انھیں چاہئے۔ جنازہ کے ساتھ چلیں۔ جنازہ کو کندھا دیں۔

ترمذی شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جنازہ میں شرکت کی۔ اور تین مرتبہ جنازہ کو کندھا دیا۔ اس نے اپنا حق ادا کر دیا (یعنی اس نے قیراط (احد پہاڑ) کے برابر ثواب حاصل کر لیا۔ (ترمذی شریف)

Marfat.com

باب 6

نماز جنازہ سے قبل وضو کرنا

جس طرح عام فرض نمازوں سے پہلے وضو کیا جاتا ہے اسی طرح نماز جنازہ سے پہلے بھی وضو کیا جائے گا۔ نماز سے پہلے وضو کی اہمیت بیان کی جاتی ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

لاصلوۃ لمن لا وضوء له "اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے وضو نہیں کیا۔" (دارمی)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے وضو کرے۔ پس انتہا کو پہنچائے یا فرمایا پورا کرے۔ وضو (اچھی طرح) پھر کہے (یا پڑھے) اشهدان لا اله الا الله وحده لاشریک له واشهد ان محمد عبده ورسوله تو اس کے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ کہ جس (دروازے) سے چاہے داخل ہو۔ (مسلم شریف)

جنازہ گاہ پہنچ کر میت کو محراب میں رکھ دیا جائے۔ لوگ جلد وضو کر کے نماز کے لئے جمع ہو جائیں۔ مقتدی، طاق اعداد یعنی تین، پانچ، سات، نو......... جتنی طاق لائنیں بن سکیں بنا لیں۔

نماز جنازہ پڑھنے کے لئے امام کہاں کھڑا ہو

حضرت ابو غالب بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ میت کے سر کے بالمقابل یا سامنے کھڑے ہوئے۔

پھر ایک عورت کا جنازہ آ گیا۔ لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا "اے ابو حمزہ اس عورت کی نماز جنازہ پڑھا دیں۔"

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس (عورت) کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنازے کے کولھے کے قریب میں کھڑے ہوئے۔ علاء بن زیاد نے پوچھا کیا آپ نے دیکھا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی نماز جنازہ پڑھائی تو کیا آپ وہاں کھڑے ہوئے تھے جہاں آپؓ کھڑے ہوئے ہیں۔ اور مرد کی نماز جنازہ پڑھائی تو کیا تب بھی وہاں کھڑے ہوئے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "ہاں" (جس طرح میں کھڑا ہوا ہوں اسی طرح آپؐ بھی کھڑے ہوئے تھے۔) (ترمذی شریف ص 68 مکتبہ نور محمد کارکانہ تجارت کراچی۔ ابن ماجہ۔ مشکوۃ شریف جلد اول باب المشی بالجنازہ والصلوۃ علیہا فصل دوم)

نوٹ: امام ترمذی نے اس حدیث کو "حسن" قرار دیا ہے۔ اور فرمایا یہ حدیث متعدد اسانید سے مروی ہے۔

حضرت علامہ ابوالحسن مرغینانی لکھتے ہیں۔ کہ

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت یہ ہے کہ اگر مرد کا جنازہ ہو تو امام میت کے سر کے بالمقابل کھڑا ہو۔ اور اگر عورت کا جنازہ ہو تو امام میت کے وسط میں کھڑا ہو کیونکہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح مرد اور عورت کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ علامہ ابوالحسن علی بن ابوبکر مرغینانی۔ ہدایہ مع فتح القدیر جلد 2 ص 89 مکتبہ نوریہ رضویہ) بحوالہ شرح مسلم شریف

خلاصہ : اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ اگر مرد کا جنازہ ہو تو امام میت کے سر کے بالمقابل کھڑا ہو۔

اور اگر عورت کا جنازہ ہو تو امام میت کے درمیان میں کھڑا ہو۔

نوٹ : اگر نابالغ لڑکے کا جنازہ ہو تو پھر بھی امام میت کے سر کے بالمقابل کھڑا ہو گا۔ اور اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو امام میت کے وسط میں کھڑا ہو گا۔

یہی موقف صاحب ہدایہ نے "الہدایہ" میں اختیار کیا ہے۔

نماز جنازہ کون پڑھائے

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے بہت صحابہ اور تابعین کو پایا۔

Marfat.com

وہ جنازے کی نماز میں امامت کا حقدار اسی کو جانتے۔ جس کو فرض نماز میں امامت کا حقدار سمجھتے۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز)

نماز جنازہ کی تکبیریں

نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔ ان میں پہلی تکبیر نماز جنازہ شروع کرنے کی تکبیر کہلاتی ہے۔

وقال ابن المسیب یکبر باللیل والنهار والسفر والحضر اربعا وقال انس التکبیرة الواحدة استفتاح الصلوة

"حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رات ہو یا دن سفر ہو یا حضر نماز جنازے میں چار تکبیریں کہے۔ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ پہلی تکبیر جنازے کی نماز میں شروع کرنے کی ہے۔" (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز۔)

رفع یدین کے بغیر تکبیریں کہنا

نماز جنازہ میں رفع یدین باقی نمازوں کی طرح صرف نماز جنازہ شروع کرتے وقت کی جائے گی۔ اس کے بعد رفع یدین نہیں کی جائے گی۔

حضرت امام محمد لکھتے ہیں۔ کہ میں نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ میت پر نماز جنازہ کس طرح پڑھی جائے؟ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب جنازہ رکھ دیا جائے۔ تو امام آگے بڑھ جائے۔ اور لوگ پیچھے صفیں باندھ لیں۔ امام رفع یدین کر کے تکبیر کہے اور لوگ (مقتدی) بھی اس کے ساتھ رفع یدین کر کے تکبیر کہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کریں۔ پھر امام دوسری تکبیر کہے اور لوگ بھی رفع یدین کے بغیر اس امام کے ساتھ تکبیر کہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں اور

Marfat.com

پھر امام تیسری تکبیر کہے۔ اور لوگ بھی اس کے ساتھ رفع یدین کے بغیر تیسری تکبیر کہیں۔ اور میت کے لئے استغفار اور اس کی شفاعت کریں۔ پھر امام چوتھی تکبیر کہے۔ اور لوگ بھی اس کے ساتھ رفع یدین کے بغیر تکبیر کہیں۔ اور امام دائیں طرف سلام پھیرے۔ پھر امام بائیں طرف سلام پھیر دے۔ اس کے ساتھ مقتدی بھی دونوں طرف سلام پھیر دیں۔ (امام محمد حسن شیبانی المبسوط جلد ۱) شرح مسلم شریف

نگاہ مقام سجدہ پر رکھنا

نماز جنازہ میں نگاہ کہاں رکھی جائے گی؟ واضح حکم نہیں ہے۔ البتہ عام فرض نمازوں پر قیاس کرتے ہوئے مقام سجدہ پر نگاہ رکھنا بہتر ہے۔ (احسن الفتاویٰ)

جنازہ کی نماز میں کوئی دعا معین یا مخصوص نہیں ہے

احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ جنازہ کی نماز میں کوئی مخصوص دعائیں نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ بہت سی ماثورہ دعائیں مختلف مواقع پر مختلف دعائیہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔ بعض روایات میں تیرہ ماثورہ دعاؤں کا ذکر ملتا ہے۔ جو نماز جنازہ سے متعلقہ احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔ کیونکہ حضور پاک ﷺ نے نماز جنازہ میں کوئی دعا مخصوص نہیں فرمائی اس لئے بہتر یہ ہے۔ جو دعائیں جنازہ سے کی نماز کے بارے میں احادیث مبارکہ میں وارد ہیں ان میں سے کوئی ایک یاد کر کے پڑھ لی جائے۔ نماز جنازہ کا حق ادا ہو جائے گا۔ یا منقولہ کلمات میں سے (ثناء، درود شریف، استغفار کے لئے) جو کلمات بھی پڑھ لئے جائیں جائز ہے۔

جنازہ کی نماز میں دعائیہ کلمات کو مخصوص کر لینا کہ ان کلمات کے علاوہ دوسری دعائے ماثورہ پڑھی ہی نہیں جا سکتی جائز نہیں۔ بلکہ ایسا کہنا یا کرنا گناہ ہے۔ البتہ اگر عقیدہ یہ ہو اس دعا کے علاوہ (جو مقتدی یا امام پڑھ رہا ہے) دوسری دعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ اور خود ساری عمر ایک ہی دعا پڑھتا رہے تو جائز ہے۔

Marfat.com

نیت نماز جنازہ

عام طور پر نیت اس طرح کی جاتی ہے۔

چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے۔ درود واسطے حاضر۔ حضرت مصطفیٰ ﷺ کے دعا واسطے حاضر اس میت کے منہ طرف کعبہ شریف کے پیچھے اس امام کے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔

اگر یہ الفاظ بھی کہہ لیں تب بھی نیت ہو جائے گی۔

میں اللہ کے لئے اس امام کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کرتا ہوں۔

جنازہ کی نماز کا طریقہ

احناف کے نزدیک نماز جنازہ میں قیام اور چار تکبیریں فرض ہیں۔ ان کی فرضیت اجماع امت سے ثابت ہے۔

پہلی تکبیر کے بعد ثناء دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔

سب سے پہلے تکبیر کہے۔ اور ثناء پڑھے۔ پھر تکبیر کہہ کر نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھے۔ پھر تکبیر کہہ کر اپنے لئے میت کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرے۔ پھر تکبیر کہہ کر سلام پھیر دے۔ آنحضرت ﷺ نے جو آخری نماز جنازہ پڑھائی اس میں چار تکبیریں کہیں۔ (الهدایہ جلد اول فصل الصلوۃ علی المیت)

المصنف جلد 3 میں حضرت شعبی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی طریقہ منقول ہے۔

چار تکبیروں کی ادائیگی کا طریقہ

پہلی تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ اور ثناء پڑھیں۔

سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک وجل ثناءک ولا الہ غیرک۔

حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضوان اللہ علیہم سے روایت ہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ کلام یہ ہے۔) فتح القدیر۔ جلد 1 (شرح مسلم شریف)

دوسری تکبیر

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے دوسری تکبیر یعنی اللہ اکبر کہے۔ اور درود شریف پڑھے۔ جو درود شریف نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ وہی درود شریف بھی پڑھ لے۔ تو کوئی حرج نہیں ہے۔ تاہم مندرجہ ذیل درود شریف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ یہ بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

وارحم محمدا وال محمد کما رحمت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید

(بحوالہ شرح مسلم شریف) علامہ یوسف نبہائی سعادۃ الدارین

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

وارحم محمدا وال محمد کما صلیت وبارکت وترحمت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔

ان دونوں درود شریف میں سے جو چاہے یاد کر لیں اور نماز جنازہ میں پڑھ لیا کریں۔ اور اگر اس کے علاوہ کوئی درود شریف جو سنت سے ثابت ہوں۔ پڑھا جا سکتا ہے۔

تیسری تکبیر

پھر تیسری تکبیر کہہ کر ہاتھ نہ اٹھائے اور یہ دعائے مغفرت پڑھے۔

اللھم اغفرلحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثنا اللھم من احیتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ۔

اس حدیث کو ابن ماجہ' ابوداؤد' ترمذی شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے۔

ترجمہ: اے اللہ بخش دے۔ ہمارے زندوں کو اور ہمارے مردوں کو ہمارے

Marfat.com

حاضر کو ہمارے غائب کو ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو اے اللہ ہم میں سے جس کو زندہ رکھے۔ اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے۔ اس کو ایمان پر موت دے۔ اے اللہ ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈال۔

حدیث دعائے مشہورہ

اس دعا کو دعا مشہورہ بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ دعائے مغفرت جنازہ کی نماز میں کثرت سے پڑھی جاتی ہے۔ اس دعا میں مغفرت و بخشش کی سبیل بھی زیادہ ہے۔ سب سے افضل بات یہ ہے۔ اس حدیث پاک میں جس کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازۃ۔

یعنی "اذا صلیٰ علی الجنازۃ" جب بھی جنازہ کی نماز آپ پڑھتے تو یہی دعا پڑھا کرتے تھے۔ جس سے اس دعا کی اہمیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ (البتہ آپ نے دوسری دعائیں بھی جنازہ کی نماز میں پڑھیں ہیں۔ لیکن یہ دعا کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ جیسا کہ حدیث پاک کے الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے۔)

نابالغ لڑکے کی دعا

اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو تیسری تکبیر کہہ کر یعنی اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھے۔

اللھم اجعلہ لنا فرطا و جعلہ لنا اجرو ذخرو اجعلہ لنا شافعا ومشفعا۔

"اے اللہ اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا دے۔ اور اس کو ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنا دے۔ اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنا دے۔ اور جس کی سفارش منظور ہو جائے۔"

Marfat.com

نابالغ لڑکی کی دعا

اگر میت نابالغہ لڑکی کی ہو تو تیسری تکبیر یعنی اللہ اکبر کہہ کر پھر یہ دعا پڑھیں۔

اللهم اجلعهالنا فرطا وجعلهالنا اجرو ذخراو جعلهالنا شافعة ومشفعة

"اے اللہ اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا دے۔ اور اس کو ہمارے لئے اجر (کی موجب) اور وقت پر کام آنے والی بنا دے۔ اور اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والی بنا دے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔" (الہدایہ کتاب الصلوۃ فصل الصلوۃ علی المیت)

چوتھی تکبیر

پھر چوتھی تکبیر کہہ کر ہاتھ کھول دیں۔ اور دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

امام کے پیچھے مقتدی بھی دعا پڑھے

نماز جنازہ صرف ذکر و دعا ہے۔ اس لئے مقتدی بھی امام کے پیچھے سب پڑھے گا۔ (یعنی ثناء، درود شریف، دعائے مغفرت) امام کے پیچھے مقتدی بھی دعا پڑھے۔ کیونکہ نماز جنازہ صرف میت کے لئے دعائے مغفرت و استغفار ہے۔ قرآن پاک کی قرات نہیں ہے۔ امام اور مقتدیوں کو قرات قرآن عظیم منع ہے۔

تکبیر و سلام کو امام جہر کے ساتھ کہے۔ باقی تمام دعائیں آہستہ پڑھی جائیں۔

Marfat.com

پیدائش کے بعد بچے کی نماز جنازہ

جو بچہ ولادت کے وقت رویا (مطلب یہ ہے کہ زندگی کی علامت پائی گئی۔ مثلاً حرکت کی ہوئی یا بچہ نے چھینک یا جمائی لی وغیرہ) اس کا نام رکھا جائے۔ اور غسل دیا جائے۔ اور اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

جو بچہ ولادت کے وقت رویا نہیں یا زندگی کی علامت نہیں پائی گئی۔ یعنی اگر بچہ مردہ حالت میں پیدا ہوا۔ تو مذہب مختار یہ ہے کہ اس کو غسل دیا جائے۔ اور ایک کپڑے میں لپیٹ لیا جائے۔ اور دفن کر دیا جائے۔ اور اس بچہ کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔

حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ بچہ جب (پیدائش کے بعد) آواز سے روئے تو اس پر نماز پڑھی جائے۔ اگر نہ روئے تو نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ (الهدایہ جلد اول)

نماز جنازہ کے بعد دعا پڑھنا

دعا کی فضیلت

دعا عبادت ہے۔

عن النعمان بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدعاء هوالعبادة ثم قرء وقال ربكم ادعونى استجب لكم۔

"حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دعا عبادت ہے" پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ تمہارے پروردگار نے کہا ہے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔"

(الترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، مشکوۃ فصل دوم کتاب الدعوات)

وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدعاء مخ العبادة

"حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔" (رواہ الترمذی)

Marfat.com

ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز باعظمت نہیں ہے۔

اس کے علاوہ لاتعداد احادیث مبارکہ سے دعا کی فضیلت و اہمیت ثابت ہوئی ہے۔ جب یہ معلوم ہو گیا "دعا اصل عبادت ہے" جس کے لئے جو مانگو گے خدا تعالی عطا کرے گا۔ تو پھر کیوں نہ میت کے لئے نماز پڑھنے کے بعد خلوص دل سے دعا مانگی جائے۔ تاکہ اس کی بخشش کا سامان پیدا ہو۔

جب دعا عبادت ہے۔ مانگنے کا وقت مقرر نہیں ہے۔ جب چاہو مانگو پھر یہ کہنا دعا کی نماز جنازہ سے پہلے یا نماز جنازہ میں مانگنا جائز ہے۔ مگر نماز جنازہ کے بعد مانگنا جائز نہیں ہے۔ یہ جہالت ولاعلمی ہے۔ جب دعا مانگنے کا وقت مقرر نہیں ہے۔ پھر نماز جنازہ کے بعد دعا کے نہ مانگنے کو معین کرنا احادیث مبارکہ سے بے وفائی ہے جو باعث گناہ ہے۔

حدیث پاک سے استدلال

وعن ابی هریرہ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم علی المیت فاخلصوله الدعاء۔ (رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ)

"جب تم میت پر نماز پڑھ چکو تو اس کے لئے خاص دعا مانگو (یعنی میت کے لئے دعا خاص کر دو)"

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا میت پر نماز جنازہ پڑھنے کے بعد دعا مانگنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے منبر پر کھڑے ہو کر غزوہ موتہ کی خبر دی۔ اور اسی ثناء میں حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دی۔

فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دعاله وقال استغفروا له

"پس ان (حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی۔ اور ان کے لئے دعا فرمائی اور لوگوں

Marfat.com

سے فرمایا تم بھی ان کے لئے
دعائے مغفرت کرو۔"

(فتح القدیر کتاب الجنازہ فصل صلوۃ الجنازہ)

اس حدیث پاک سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت جعفر ابن ابی طالب نماز جنازہ پڑھنے کے بعد ان کے لئے آپ نے دعا فرما کر لوگوں کو بھی حکم دیا کہ اپ بھی حضرت جعفر ابن ابی طالب کے لئے دعا مغفرت مانگیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا جنازہ کی نماز پڑھنے کے بعد میت پر دعا مانگنا جائز و ثابت ہے۔

حضرت علیؓ کا عمل

وعن المستظل ابن حصین۔ ان علیا صلی الله علی جنازة بعد ماصلیٰ علیه

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پر نماز کے بعد دعا مانگی۔"

ان احادیث کی فنی، لغوی، علمی، فکری، منطقی حوالے سے معلومات حاصل کرنا ہو تو منتخب کنزل العمل (کنز العمال) ۔ المواہب اللدنیہ۔ فتح القدیر۔ فصل صلوۃ الجنازہ۔ اور اشعۃ اللمعات۔ وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

صفوں کا توڑنا

نماز جنازہ پڑھنے کے بعد فورا" صفیں توڑ کر الگ ہو جاؤ۔ پھر میت کے لئے دعائے مغفرت و بخشش اللہ تعالیٰ سے کرو۔

اگر نماز جنازہ پڑھنے کے بعد صفیں نہ توڑیں بلکہ اسی جگہ کھڑے ہو کر دعا مانگیں تو اس سے دھوکا ہوتا ہے۔ کہ نماز جنازہ زیادہ ہو گئی ہے۔ اس شبہ سے بچنے کے لئے صفیں توڑ کر یا بیٹھ کر دعا مانگیں۔ دعا زیادہ لمبی نہ مانگیں بلکہ مختصر دعا مانگیں۔ تاکہ لوگ اکتاہٹ محسوس نہ کرنے لگیں اور آئندہ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے سستی کا مظاہرہ کریں۔

Marfat.com

مسبوق کے لئے حکم

1- جو شخص امام کے ساتھ اس وقت ملا جبکہ امام نے جنازہ کی نماز کا کچھ حصہ پڑھ لیا ہو تو مقتدی (مسبوق) امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی ماندہ نماز پوری کرے۔ اگر مقتدی کو معلوم ہو کہ یہ کون سی تکبیر ہے۔ جو امام پڑھ یا کہہ رہا ہے۔ تو وہی دعا پڑھے جو دعا امام پڑھ رہا ہو۔ اور فوت شدہ تکبیروں میں باقی دعائیں بالترتیب پڑھے۔ اور آخر میں سلام پھیر دے۔

2- مسبوق یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے۔ اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ وہ باقی یعنی فوت شدہ دعائیں پڑھے گا۔ تو دعائیں پوری کرنے سے پہلے لوگ میت کو کندھے تک اٹھا لیں گے۔ تو وہ صرف تکبیریں کہہ لے۔ اور دعائیں چھوڑ دے۔ (ردمختار)

3- اگر مسبوق کی تین تکبیریں فوت ہو گئیں تو وہ چوتھی تکبیر امام کے ساتھ کہہ کر جماعت میں مشغول ہو جائے۔ اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی تکبیر کے بعد ثنا دوسری تکبیر کے بعد درود شریف' اور تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعائے مغفرت پڑھے اور سلام پھیر دے۔

4- اگر مسبوق کی دو تکبیریں فوت ہوئیں تو مسبوق تیسری تکبیر امام کے ساتھ کہہ کر دعا پڑھے۔ اور سلام پھیر دے۔

جنائز کا ایک سے زیادہ ہونا

اگر جنائز ایک سے زیادہ اکٹھے ہو جائیں تو ان کی ترتیب یوں ہو گی۔

جنائز کی ترتیب

علامہ سرخسی لکھتے ہیں کہ امام محمد فرماتے ہیں جب جنائز متعدد ہو جائیں۔ تو لوگ چاہیں تو ان جنائز کو ایک صف میں رکھ دیں۔ اگر چاہیں تو ایک دوسرے کے پیچھے

Marfat.com

رکھ دیں۔

نیز حضرت امام محمد نے فرمایا۔

اگر مرد اور عورتوں کے جنائز ہوں تو مردوں کے جنازوں کو امام کے قریب رکھیں اور عورتوں کے جنازوں کو پیچھے رکھیں۔

اگر عورت اور لڑکے کے جنازے اکٹھے ہو جائیں۔ تو لڑکے کے جنازے کو امام کے قریب رکھیں۔ اور عورت کے جنازے کو لڑکے کے جنازے کے پیچھے رکھیں۔

دلیل

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کا بچہ زید بن عمر بیک وقت فوت ہو گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے جنازے اسی ترتیب سے رکھے۔ (المبسوط جلد 3 بحوالہ شرح مسلم جلد دوئم)

مختلف جنس کے جنائز کی ترتیب

اگر جنائز مختلف جنس کے ہوں تو امام کے قریب مرد ہو۔ اس کے بعد لڑکا' پھر خنثی' پھر عورت' پھر مراہقہ' یعنی نماز میں جس طرح مقتدیوں کی صف میں ترتیب ہے۔ اس کا عکس یہاں بھی ہو گا۔ (عالمگیری)

اگر چند جنازے مردوں' عورتوں' لڑکے' لڑکیوں کے اکٹھے ہو جائیں تو بہتر یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ پڑھیں۔ اگر سب کی نماز اکٹھی پڑھی جائے تو یہ بھی جائز ہے۔ اگر بالغین اور نابالغین دونوں قسم کے جنازے ہوں۔ تو دونوں کی دعا پڑھے۔ (درمختار)

مسجد میں نماز جنازہ

میت (جنازہ) مسجد کے باہر ہو تو مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ مسجد کے اندر میت رکھ کر نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ نماز جنازہ کھلے میدان' عیدگاہ' یا جنازگاہ میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ مجبوری کی بنا پر مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

Marfat.com

باب 7

میت کو دفن کرنا

قبر کھودنا

قبر کھودتے وقت قبر کے دو حصے بنائے جاتے ہیں۔ ایک کو لحد دوسرے کو شق کہتے ہیں۔

لحد

اندرون قبر لمبائی میں ایک طرف وہ جگہ جس میں میت کو لٹایا جاتا ہے لحد کہلاتی ہے۔

شق

قبر کے وسط میں کھودی جاتی ہے۔ جہاں پھٹے رکھے جاتے ہیں۔ آج کل مسلمانوں میں اس کا عام رواج ہے شق کہلاتی ہے۔

میت کو دفن کرنے کا بیان

قبر میں میت کو اتارنا

میت کو قبر میں سر کی طرف سے اتارا جائے۔

وعن ابن عباس قال سل رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبل رأسه رواه الشافعي

(شافعی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو قبر میں سر کی طرف اتارا گیا (یعنی جنازہ قبر کی پائینتی رکھا گیا اور سر کی طرف سے آپ کو اٹھا کر قبر

Marfat.com

میں اتارا گیا۔"

(مشکوٰۃ شریف باب دفن المیت فصل ثانی)

میت کو قبر میں اتارنے کی دعا

جب میت کو قبر میں اتاریں تو یہ دعا پڑھیں۔

وعن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا ادخل المیت القبر قال بسم الله وبالله وعلی ملة رسول الله وفی روایة وعلی سنة رسول الله۔

(ابن ماجہ، ابوداؤد)

"حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی میت کو قبر کے اندر اتارتے تو فرماتے اتارتا ہوں میں تجھ کو قبر میں خدا کے نام سے خدا کے حکم سے اور رسول خدا کی شریعت کے موافق اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ وعلی سنة رسول الله (رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر)"

ابوداؤد اور ابن ماجہ کی دونوں روایات کو جمع کیا جائے تو یہ مکمل دعا یوں ہو گی۔

دعا کے مکمل الفاظ یوں ہیں۔

بسم الله وبالله وعلی ملة رسول الله وعلی سنة رسول الله

قبر کے اندر نیک صالح آدمی میت کو اتارے

وعن انس قال شهدنا بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم تدفن ورسول الله صلی الله علیه وسلم جالس

"حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (ام کلثوم) کے دفن میں شریک تھے۔ رسول اللہ ﷺ قبر کے

Marfat.com

علی القبر فرایت عینیه تدمعان فقال هل فیکم من احد لم یقارف اللیلة فقال ابو طلحة انا قال فانزل فی قبرها فنزل ففی قبرها۔
(رواه البخاری)

پاس بیٹھے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج کی رات کو اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا ان کی قبر میں اتر جاؤ۔ چنانچہ وہ (قبر میں) اتر گئے۔"
(مشکوۃ باب دفن المیت فصل سوم)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا۔ نیک صالح، صاحب طہارت آدمی میت کو قبر میں اتارے۔

قبر میں اتارنے والوں کی تعداد

میت کو قبر میں اتارنے والے دو یا تین (کوئی تعداد خاص نہیں ہے) قوی جسم، نیک و صالح ہوں کوئی نامناسب بات دیکھیں تو لوگوں پر ظاہر نہ کریں۔ (عالمگیری)

دفن کے متفرق مسائل

1 - جنازہ قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے۔ کہ میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا جائے۔

2 - اگر تابوت میں رکھ کر دفن کریں تو سنت یہ ہے کہ اس میں مٹی بچھا دیں۔ اور اوپر کی جانب جو میت سے ملی ہوئی ہے۔ اس پر مٹی لگا دیں۔ اور بکی کچی اینٹیں میت کے داہنی اور بائیں طرف رکھ دیں۔ تاکہ بمنزلہ لحد کے ہو جائے اور اوپر کھگل کر دیں۔ (عالمگیری فصل 6 باب دفن میت)

3 - اگر زمین نرم ہو تو پھر لکڑی کے تابوت میں رکھ کر دفن کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

4 - عورت کا جنازہ قبر میں اتارنے والے محارم ہوں۔ (میت کے گھر والے ہوں تو بہتر ہے) اگر یہ نہ ہوں تو دیگر رشتہ دار میت کو قبر میں اتاریں۔ اگر یہ بھی نہ ہوں تو پھر پرہیزگار' نیک صالح افراد میت کو قبر میں اتاریں۔ (بحرالرائق۔ عالمگیری)

5 - میت کو داہنی کروٹ پر لٹائیں اس کا منہ قبلہ کی طرف کریں۔

6 - قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش یا گرہ کھول دیں۔

7 - عورت کی میت ہو تو قبر میں اتارتے وقت تختہ لگنے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائیں رکھیں۔ مرد کی میت کو دفن کرتے وقت پردہ ضروری نہیں ہے۔

8 - قبر پر تختے لگانے کے بعد اس پر مٹی ڈال دی جائے۔

مستحب یہ ہے کہ سرھانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں

پہلی بار کہیں۔

منها خلقنكم اللهم جاف الارض عن جنبه

"اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا) (اے اللہ زمین کو اس کے دونوں پہلوؤں سے کشادہ کر)"

(عورت کے لئے عن جنبہا کہیں۔)

دوسری بار کہیں

وفیہا نعیدکم

"اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے۔"

یا

اللهم افتح ابواب السماء لروجه (عورت کے لئے لروحها) کہیں)

"اے اللہ اس کی روح کے لئے آسمان کے دروازے کھول دے۔"

Marfat.com

تیسری بار کہیں

ومنها نخرجكم تارة اخرى — "اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔"

یا

اللهم زوجه من الحور العين۔ — "اے اللہ حور عین کو اس کی زوجہ کر دے۔"

اگر میت عورت ہو تو پھر تیسری بار یہ کہیں۔

اللهم ادخلها الجنة برحمتک — "اے اللہ اپنی رحمت سے تو اس کو جنت میں داخل کر دے۔"

باقی مٹی ہاتھ' کھرپی' بیلچہ وغیرہ جس چیز سے ممکن ہو قبر میں ڈالیں اور جتنی مٹی قبر سے نکلی اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ (جوہرہ عالمگیری' بحوالہ بہار شریعت)

9- ہاتھ میں جو مٹی لگی ہے۔ اسے جھاڑ دیں یا دھو ڈالیں اختیار ہے۔

10- قبر کی شکل کوہان "شتر" کی مانند ہو۔ تاکہ اوپر پانی کھڑا نہ ہو سکے۔ چورس قبر نہ بنائیں۔ قبر پر پانی چھڑکنے میں حرج نہیں ہے۔ بلکہ ابن ماجہ کی حدیث سے ثابت ہے۔ (بحوالہ مشکوۃ)

قبر پر مٹی ڈالنا

اب قبر پر مٹی ڈالنے پر حدیث شریف پیش کی جاتی ہے۔

وعن جعفر بن محمد عن ابيه مرسلا ان النبى صلى الله عليه وسلم حثى على الميت ثلث حثيات بيديه جميعا وانه رش على قبر ابنه ابراهيم ووضع عليه حصباء

(مشکوۃ دفن المیت فصل الثانی)

"حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی اکرم ﷺ نے میت پر دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر تین تین لپیں ڈالیں۔ اور اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور قبر پر نشان کے لئے پتھر کے ٹکڑے رکھے۔"

Marfat.com

اس حدیث پاک میں مندرجہ ذیل چار مسائل بیان ہوئے ہیں۔

1- میت کی قبر پر دونوں ہاتھوں سے مٹی ڈالنا۔

2- قبر پر تین تین لپیں مٹی ڈالنا۔

3- قبر پر پانی کا چھڑکاؤ کرنا۔

4- قبر پر نشان کے لئے پتھر کے ٹکڑے رکھنا۔

قبر پر پانی چھڑکنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پانی چھڑکا گیا اور جس شخص نے پانی چھڑکا اس کا نام بلال بن رباح رضی اللہ عنہ تھا۔ حضرت بلال بن رباح نے مشک سے پانی چھڑکا۔ سرہانے سے پانی چھڑکنا شروع کیا۔ اور قدموں تک چھڑکا۔ (بیہقی)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا۔ قبر پر پانی چھڑکنا' پھر سرہانے سے چھڑکنا شروع کرنا اور قدموں کی طرف جانا مستحب ہے۔

1- اگر ضرورت ہو تو قبر پر نشان کے لئے کچھ لکھ سکتے ہیں۔ یعنی تختی وغیرہ پر نام' تاریخ وفات' پیدائش وغیرہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2- مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سور بقرہ کا اول حصہ (حد مقرر نہیں جتنا ممکن ہو) سرہانے کی طرف پڑھیں۔ اور سورہ البقرہ کا آخری حصہ لله مافی السموت سے) پائینتی پر پڑھائیں۔ (مشکوۃ)

3- ایک قبر میں ایک سے زیادہ میتوں کو دفن کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر میتیں زیادہ ہوں تو جگہ کم ہو تو پھر ایک سے زیادہ میتوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا جا سکتا ہے۔ احد کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک ایک قبر میں دو دو' تین تین' کو دفن کر دو۔ قبر کے اندر پہلے اس شخص کو رکھو جو قرآن کو زیادہ جانتا ہو۔ دو میتوں کے درمیان مٹی وغیرہ سے آڑ بنا دیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ باب دفن المیت)

4- کسی شخص کا مال (پیسے' گھڑی' دوسرا سامان) قبر میں گر جائے مٹی دینے کے

Marfat.com

بعد یاد آیا تو قبر کھود کر نکال سکتے ہیں۔ اگرچہ وہ ایک ہی درھم ہو۔ (عالمگیری۔ ردالمحتار)

5 - اپنے لئے پہلے سے کفن تیار رکھنا جائز ہے۔ قبر پہلے سے کھودوا رکھنا بے معنی ہے۔ جگہ کو روک رکھنا ہے جائز نہیں ہے۔ (درمختار)

6 - قبر پر قرآن پڑھنے کے لئے حافظ مقرر کرنا جائز ہے۔

7 - میت کے اوپر جو چادر رکھی جاتی ہے۔ اس چادر کے پیشانی والے حصہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھیں۔ اور چادر کے سینہ والے حصے پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھیں۔

8 - زیارت قبور مستحب ہے۔ ہر ہفتہ میں ایک دن جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا پیر کے دن زیارت کریں۔ سب سے افضل وقت جمعہ کی صبح کا وقت ہے۔

9 - میت کو دفن کر کے اس کے مکان میں آنا آکر فاتحہ کہنا ہاتھ اٹھا کر میت کے لئے مغفرت کی دعا کرنا شرعاً جائز ہے۔

خود حضور پاک ﷺ سے ثابت ہے۔ جب ایک صحابی کو دفن کر کے پلٹے صحابہ کرام بھی ساتھ تھے۔ میت مرحومہ کا بھیجا ہوا آدمی ملا حضور اکرم ﷺ اس کے مکان پر تشریف لے گئے۔ (اگر میت کو دفنانے کے بعد پلٹ کر مکان میت پر جانا منع ہوتا۔ حضور پاک ﷺ کیوں مکان پر جاتے۔) (ابوداؤد - فتاویٰ رضویہ جلد چہارم)

20 - میت کے گھر تین دن کھانا پکانا منع ہے۔ رشتہ دار' ہمسائے وغیرہ کو تین دن کھانا پکا کر میت کے گھر پہنچانا چاہئے۔ یہ کھانا صرف انہیں کھانا چاہئے۔ جو افراد شہر سے باہر سے آئے ہیں۔ جن کا واپس جانا مشکل ہو۔ گھر کے افراد کھا سکتے ہیں۔ قریبی رشتہ داروں' شہر کے قرب و جوار کے افراد' گلی' محلے والوں کو میت کے گھر سے نہیں کھانا چاہئے۔ کوشش کریں اپنے گھر جا کر کھانا کھائیں۔ تاکہ میت کا گھر "دعوتی گھر" نہ بن جائے۔

کھانا کھانے والوں کو چاہئے کہ کھانا تبرک کے طور پر تھوڑا کھائیں پیٹ بھر کر نہ کھائیں۔

Marfat.com

قبر کے اوپر بیٹھنے پر عذاب

وعن ابی هریرہ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان یجلس احدکم علی جمرۃ فتحرق ثیابه فتخلص الی جلده خیرله من ان یجلس علی قبر۔
(مشکوٰۃ)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی آگ کی چنگاری پر بیٹھ جائے۔ اور وہ اس کے کپڑے کو جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے اس سے بہتر یہ ہے کہ وہ (شخص کسی) قبر پر بیٹھے۔"

قبر پر بیٹھنے سے میت کی بے حرمتی' بے ادبی ہوتی ہے۔ اس لئے قبروں پر بیٹھنا منع ہے۔ بعض لوگ قبرستان میں پتنگیں اڑاتے ہیں۔ جنہیں پکڑنے کے لئے قبروں کے اوپر سے گزر جاتے ہیں۔ قبروں کی تعظیم برقرار نہیں رہتی۔ بعض لوگ رات کو قبرستان جا کر شراب نوشی کرتے ہیں۔ قبروں پر بیٹھ کر جوا' سٹہ بازی کھیلتے ہیں۔ ایک تو پہلے بھی حرام کام کرتے ہیں۔ دوسرا قبروں کی بے حرمتی کر کے دوہرے عذاب کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ لہٰذا انہیں ایسا کرنے سے منع کیا جائے۔ علماء حضرات امام مسجد خطبات جمعہ المبارک' فرض نمازوں کے بعد' نماز جنازہ کے بعد مختصراً" مسائل سے عوام الناس کو آگاہ کرتے رہا کریں۔ تو اس سے بہتر نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔

Marfat.com

باب 8۔

فضیلت تعزیت

من عزی ثکلی کفنی بردا فی الجنۃ
(ترمذی شریف)

"حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ایسی عورت سے تعزیت کی جس کا لڑکا مرگیا ہو اسے جنت میں ایک چادر پہنائی جائے گی۔"

(جامع ترمذی ابواب الجنائز باب اخر فی فضل التعزیۃ)

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ میت کی تعزیت کرنا جائز ہے۔

تعزیت

تعزیت کے معنی میت کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرنا' میت کے گھر والوں سے اس انداز سے گفتگو کریں۔ کہ ان کا غم دور ہو جائے۔ انہیں حوصلہ اور تسلی دینا چاہئے۔

1 - تعزیت مسنون سنت ہے۔ تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے۔ پھوڑی ڈال کر تین دن سے زیادہ بیٹھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ مسلسل تعزیت سے غم زیادہ ہوتا ہے۔ جو تکلیف کا باعث بنتا ہے۔

2 - مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہو تعزیت کرنے والے کو علم نہ ہو۔ تو تین دن کے بعد تعزیت کرنے میں حرج نہیں۔ (ردالمختار)

3 - میت کے گھر والوں کو تین دن تک اس لئے بیٹھنا کہ لوگ آئیں تاکہ تعزیت کر جائیں تو جائز ہے۔

Marfat.com

4 - تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں ہے۔ مگر عورت شوہر کے مرنے کے بعد چار مہینے دس دن سوگ کرے (حدیث) یہ عدت ہے۔ جس کا شوہر کے گھر گزارنا ضروری ہے۔ گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں۔ ماسوائے میت کو دیکھنے وہ بھی رات کے وقت جائے اور واپس آ جائے۔ (فتاوی رضویہ جلد چہارم)

5 - سوگ کے لئے مردوں کو سیاہ کپڑے پہننا ناجائز ہے۔ (فتوی عالمگیری جلد اول فصل ششم)

طریقہ تعزیت

میت کے تمام رشتہ داروں سے تعزیت کرنا مستحب ہے۔ مگر عورتوں سے تعزیت صرف محارم ہی کریں۔ چھوٹے بڑے مرد عورت سب سے تعزیت کی جا سکتی ہے۔

تعزیت کے الفاظ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں تعزیت کیا کرتے تھے۔

للہ مااخذ واعطی وکل مثی عندہ باجل مسمی	"خدا ہی کا ہے جو اس نے لیا اور دیا۔ اور اس کے نزدیک ہر چیز کی ایک معیاد مقرر ہے۔"

تعزیت کے لئے یہ الفاظ بھی کہے جا سکتے ہیں۔ فتاوی عالمگیری میں لکھے ہیں۔

"اللہ تعالی میت کی مغفرت فرمائے۔ اور اسے اپنی رحمت میں جگہ دے۔ اور گھر والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ تمہیں جو مصیبت (موت کی صورت میں) پہنچی ہے۔ اس پر صبر عطا فرمائے۔

(صرف یہ کہہ دینا کہ اللہ کی رضا ہے کافی نہیں ہے) (فتاوی عالمگیری' فصل ششم جلد اول باب جنازہ کا بیان)

Marfat.com

نصیحت موت

ولا غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے
تیرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر
ہوئے گا ایک دن مردہ یہ کیڑوں نے کھانا ہے
اجل کے روز کو کر یاد کر سامان چلنے کا
زمین کے فرش پر سونا ہے اینٹوں کا سرہانہ ہے
نہ بیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی
تو کیوں پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے
فرشتہ روز کرتا ہے منادی چار کونوں پر
محلاں اچیاں والے تیرا گوریں ٹھکانا ہے
کہاں وہ ماہ کنعانی کہاں وہ تخت سلیمانی
گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان دانا ہے
عزیز یاد کر وہ دن جو ملک الموت آئے گا
نہ جائے ساتھ تیرے کوئی اکیلا تو نے جانا ہے
جہاں کے شغل میں شاغل خدا کی یاد سے غافل
کریں دعوی یہ دنیا میرا دائم ٹھکانا ہے
ولا غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
خدا کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

Marfat.com

اس کتاب سے استفادہ کرنے والے

حضرات

محترم بشیر احمد، حاجی محمد منور الدین،
محمد قیصر اکرم اور محمد طالب حسین
کے حق میں دُعا کریں۔

حاجن صفیہ اختر کپڑا فروش

کفن کا مکمل سامان خریدیں
سلائی فری کرائیں

محلہ چاہ چوہان والا
گلی مہر نواب والی۔ گوجرانوالہ

Marfat.com

Marfat.com

مصنف کی دیگر کتب

1- بیسک انگلش گرائمر۔ (ہائی کلاسز کے لئے)

2- بیسک انگلش ٹینس

3- اسلام کا نظام معیشت

4- اسلامی ضابطہ حیات (25 حصے زیر طبع)

5- انگلش بول چال

6- جدید معاشیات قرآن کی نظر میں

7- بجٹ آئینہ نبوی میں

8- جدید طب اور سنت نبوی ﷺ

9- انگلش سپیلنگ بنانے کا طریقہ

7571

ناشر

المدینہ پبلی کیشنز
۴- یوسف مارکیٹ
غزنی سٹریٹ ۳۸- اردو بازار

فون: ۷۳۲۰۶۸۲

Marfat.com